نپولین بوناپارٹ

فرانس کے عظیم الشان بہادر

اور

یورپ کے جنگجو سپاہی بادشاہ

کی

سوانح عمری

تیسری مرتبہ سنہ ۱۹۲۳ء میں

منشور جیدر راجہ

خادم المعلمین پریس لاہور میں باہتمام ملا عبدالمجید مینیجر

چھپا

نپولین بوناپارٹ

کی

سوانح عمری

ایک نامور آدمی کی بابت مختلف رائے

مرحوم ایم میک بیس تھیکرے نپی آدم کی حالت۔ طاقت اور کمزوری دانائی اور حماقت کا نہایت عمدہ مصنف تھا اور اسے اپنے دوستوں سے اپنے زمانہ طفولیت کے ایک مشہور واقعہ بیان کرنیکا بہت شوق تھا چنانچہ اس نے اپنے نہایت مشہور تصنیف کے دیباچہ میں بھی اسے ذکر کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور سات برس کی عمر میں نیکال سی انگلستان میں لایا گیا۔ جسکو انگریز زندگے بچے ہندوستان جیسے گرم ملک میں پرورش نہیں پا سکتے یہ انگلو انڈین ڈاکا جو آشنہ ہ ایک ڈاسٹان نویس ہوتا ہے اوس نے بہت زردرو رستمیں جہاز نے سنٹ ہلینا پر لنگر کیا اور ویسی خدمتگار سپوٹے صاحب وہم کو ہوا خوری کیلئے اندر لیگیا اور ایک باغیچہ کے پاس کھڑا ہوا اسکے اندر ایک تنومند آدمی اپنی تفریح کو ٹہل رہا تھا۔ اسر سیاہ فام ہمارا ہی اپنی خدمتگار نے آہستہ سے اسکے کان میں کہا وہ بوناپارٹ ہے وہ ایک بہت بڑا دشمن تھا اور جتنے لڑکے اسے مل جائیں سب کہا جاتا ہے

قدیم زمانہ کی تاریخ کہ اس نعمت نامور آدمی کا ذکر اس پرایہ میں اول ہی اول کسن تھیکرے کے آگے بیان کیا گیا اور جو کچھ اس ہندوستانی

فقہ مشکل ہے۔ عام مشہور خیالات کے مقابل جو بونا پارٹ کی بابت تھے کوئی مبالغہ نہ تھا خصوصاً انگلستان میں بونی لوگوں کے نزدیک بونی کا مترادف سمجھا جاتا تھا۔ جو ایک لفظ مختلف معنے رکھتا ہے ایک جہالی مہیب صورت ہر قسم کی متعفن دیستوں اور برائیوں سے مشکل ہے کارسیکا کا نو دولت کاری کا کاچو ریزدم کش عفریت شیر ایسے ایسے نفرت انگیز نقب لگانے والے زمین کیساتھ تماشے جاتے۔ باوجود ان تمام ہولناک دانستوں کو ممالک متحدہ کے اکثر حصہ نے بونا پارٹ کیطرف لوگوں کے خیالات اچھے بھی تھے مگر اس عموماً لوگوں کو مقابلہ جسد تھا کہ ایک کپیری والا دکاندار پانکیوں اٹھائے بعد میں ایرلینڈ میں کی گاڑیاں ایجاد کیں تمیں گرفتار کیا گیا اور اسی سخت ہدایت کی گئی۔ کہ بونا پارٹ کی سیسے کی مورتیں نہ فروخت کرا کرے ورنہ غداوت وفساد کی سزا پائیگا؟

تاہم اسی عزیت کے نام پر فرانسیسی قوم سال لسال اپنا جان اور مال قربان کرتی رہی آدھا سی شیر کے تختی میں بہادر سپاہی نہایت جان نثاری کے ساتھ اپنے دشمنوں کا یکے بعد دیگرے برابر مقابلہ کرتے رہے اور اسی نو دولت کا نام ہیت سے فرانسیسیوں کے حقیقی نصرت میدان ہی میں باعث فتح و نصرت تھا بلکہ گھر میں بھی ذریعہ امن و آسایش سمجھا جاتا تھا اور جو شہرت بہادر شاہ سلامت رہی کی صدا بلند ہوتی تھی اور سردار و نگی آراستہ جماعت کے درمیان وہ عزت مشکل سادہ لباس میں نمودار ہوتی تو وہ لوگ ساری مصیبتوں اور خطرات و مشکلات کو بھول جاتے تھے جو شہرت فراز اس شخص کی حالت میں واقع ہوا بہت کم کسی میں پیدا ہوا ہوگا اسکی قسمت میں لکھا تھا کہ عروج کے سب سے اونچی منزل پر پہنچے اور پھر منزل کے تحت اتر آئے میں جہاں تھوڑی دیر کیلئے عروج کے بلند زینہ پر کھڑا ہوا کہ اپنی قوم کو دکھا دے کہ انسانی کوشش یہاں تک کام کر سکتی ہے اور حسن تدبیر سے اسی درجہ تک فتح حاصل کر سکتے ہیں اور پھر حد منزل سے ثابت کر دیا کہ دنیاوی قوت مقدر سریع الزوال اور انسانی شان و شوکت کس درجہ

سے تباہ نہ ہے ؟

جب ہم نپولین اعظم کے تاریخی حالات کو بیچ بیچ کر دیکھتے ہیں تو بہت قابل غور باتیں معلوم ہوتی ہیں کہ اسکے حال چلن اور عروج کی نسبت تمام مورخین کی رائیں یکساں نہیں بالکل متضاد ہیں بعض اسکو عاقل بیباک بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قسمت سے علی الرغم کو پہنچ گیا تھا۔ اور خود غرضی کو اپنے عروج کے سامنے کسیکے فائدہ کی پرواہ نہ کرتا تھا کشت و خون کرتا ہوا تخت پر پہنچا تھا اور خلق اللہ پر ظلم کے دروازے بند کر دیئے تھے بعض کہتے ہیں کہ وہ نہ صرف بہادر جنگ آور تھا بلکہ مدبر سلطنت بھی تھا۔ اور رعایا کی بہبودی اور مجلسی معاشرت کی اصلاح کو اسکے ہاتھ کی بسندیدہ اور یقیوں نشانیوں میں سے بتاتے ہیں بعض اسکی ذات میں محض بزدلی دیکھتے ہیں اور بعض صاف برائے سپر الشاد امریکن ایک کی بابت تو یہ کہتے ہیں

جیسا کہ کسانے نے میل کالم مصنف سوانح عمری گائیٹو کی کہا تھا کہ ان لوگوں کا جوش بابت تاریخ نگاری کے فرض کو بہلا دیتا ہے اور وہ اپنے ممدوح میں سوائے خوبی اور اوصاف کے اور کچھ نہیں دیکھ سکتے لیکن اور بعض مؤرخ طرفدار سلطنت جمہوری ہیں اس شہنشاہ فرانس کو نہایت حقارت اور نفرت کیساتھ مجسم ظلم کہتے ہیں اور سر والٹر سکاٹ جسکی لمبی چوڑی تصنیف نپولین بوناپارٹ کی تاریخ عمری اسکی زندگی کا نہایت پر رعب نقشہ کھینچتی ہے صحیح النسب بادشاہ کے فائدہ کیطرف واقعات کا رخ پھیرتا ہے اور ایک جلد بازاور منصف مزاج کیطرح متضاد اتفاقات کو سنی سنائی باتوں کے ساتھ خلط ملط کر کے لکھی گروہ کے سامنے پیش کرتا ہے تاہم تمام تصویریں ان کی اصلی صورت سے کسیقدر مختلف ہیں۔ طرفداری اور تعصب سے ہمیشہ بھاگتے ہیں تاہم ہر ایک بہت اچھی طرح سے ایک ایسے جامع چلن کا نقشہ ظاہر کرتی ہیں جسمیں بھلائی اور برائی طاقت اور کمزوری عجیب طور پر جمع ہوئی تھیں جسکی تاریخ کو نظر انصاف سے دیکھا ہے وہ اسکی بڑی خطاؤں اور جرموں کو انکار نہیں کر سکتا لیکن یہ بھی اسکے ساتھ ہی ہے کہ محض خراب آدمی کو تالیف قلوب لوگوں پر اسقدر قابو ہرگز نہیں پا سکتا

کر وہ اسکی پیروی میں اتنا محو ہو جائیں کہ تمام مکروہات کو فراموش کر دیں اس صدی ایک بڑی شہرہ آفاق عورت تھی ہے۔ اسمیں لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لینے کا مادہ تھا اسلئے قبر میں بھی باعزت سوتا حق بجانب اسکے ہے"!

ہم چاہتے ہیں کہ اب بہ سہیل اختصار اسکے عجیب حالات زندگی اور اسکے خنک کو اسکی چال چلن کو بیان کریں کیونکہ بڑی چیزوں کی تصویر جتنی دور سے دکھائی جائے اتنی ہی صحیح اترتی ہے اور زندگی ایسی کبھی معلوم ہوتی ہے ساتھ برس ہوئے کہ اس قیدی (نپولین) کو قبر میں سلا دیا جسکے آگے اسکی زمانہ عروج میں بڑے بڑے شہنشاہ اور سلاطین سر جھکاتے تھے اقتضائے وقت نے لوگوں کے دلوں کی تعصب کو بھی بہت محو کر دیا ہے۔ اسلئے اب ہم سچے اور پورے معلومات کی تصار روشنی میں اپنے ناظرین کے آگے نپولین کو بطور عالم اور بحیثیت انسان پیش کرتے ہیں اور اس بات کا بہت خیال رکھتے ہیں کہ اپنی طرف سے نہ کچھ کمی ہو اور نہ کچھ زیادتی

لڑکپن کا زمانہ اور تعلیم

نپولین بوناپارٹ کارلو بوناپارٹ وکیل کا دوسرا بیٹا تھا اسکی ماں کا نام لیٹی شیا تھا یہ ۱۵ اگست ۱۷۶۹ء کو جیگو واقعہ کارسیکا میں پیدا ہوا اسکا خاندان قدیم اور شریف تھا جس کا نام چودہویں صدی سے لیکر آجتک امرائے اٹلی کی کتاب نسب میں پایا جاتا ہے نپولین پیدائش سے کچھ پہلے کارسیکا فرانس کے ساتھ ملحق ہو گیا تھا اور جسمیں کولمی ڈی پولی جو بعد میں انگلستان جاکر فرانس اور گرانڈسمنڈ کا دوست اور رشربری کلیسا و مجلس علما کا معزز ممبر ہوا۔ اپنے ملک کو فرانس کی غلامی سے آزاد کرانے کیلئے سخت کوشش کر رہا تھا کارلو بوناپارٹ پیوتی کا دوست اور سفارت میں اسکی آدلی میں تھا جس نے بڑی دانائی سے راضی ہو گیا اور جو کچھ عرصہ کے بعد کارسیکا کیطرف سے دربار امراء فرانس میں بطور وکیل کے بھیجا گیا؛

نپولین اور اسکے چار بھائیوں یوسف لیوسین لوئی اور جرام کا ذکر ہم کر چکے ہیں جیروم اور کیرولائن اور پالائن کی جنگجوئی اسکی ماں کو کرنی پڑی یہ بہادر عورت تھی اور اس لائق تھی کہ رومن شہزادی ہوتی نپولین اکثر اپنی والدہ کے استقلال و دانائی و دیگر اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتا تھا کہتا تھا کہ میں کسی سے نہیں ڈرتا اور گھبراتا نہ تھا جسکو جی چاہتا مار بیٹھتا تھا اور لونچ لیتا تھا مگر بھی مجھے ڈرتا تھا لیکن اپنی ماں کے سامنے ذرہ شوخی نہ کر سکتا تھا اور اس سے ڈرتا تھا۔ وہ جھڑکنے سے نفرت کرتی اور نافرمانی سے خفا ہو جاتی تھی اور رشوت سے کسی قصور سے درگذر نہ کرتی تھی جب نپولین کی چھ برس کی عمر تھی اس زمانہ کا ایک عجیب پر لطف بیان ہے کہ روز سے اسکے اپٹیوں تک لٹکے ہوتے ہیں اور لڑکپن کے مدرسہ میں جاتا ہے وہ بھیجا گیا تھا سب کا لاڈلا اور کھلونا بنا ہوا ہے اور ایک خوبصورت لڑکی سمعات گیا کو اپنی ناک کو لپیٹا ہوا ہے اور جھنجھلا کر غصہ کے ساتھ لکڑی اور پتھروں سے ان کمبخت لڑکوں پر حملہ کرتا ہے جو کوچوں میں اسکے پیچھے لگے ہوتے اسکے نامور دن جرابیں پہنے اور اس لڑکی سے جھوٹ بولنے پر اسنے چھیڑنے کیلئے جو شعر کے مجھے ہیں لڑکوں کے شعر کے معنے اس قسم کے تھے کہ نپولین کیا کوسی ٹاپہ عاشق ہو گیا ہے؟

اسقدر عیال الطفال کی پرورش کرنا ایک بہت مشکل کام تھا کیونکہ کارلو بوناپارٹ ایک غریب آدمی تھا اسلئے اس نے خوشی کی بات سمجھی کہ اپنے بیٹے نپولین براٹن کو فوجی مدرسہ میں داخل کرا دیا اور یہاں یہ لڑکا مارچ ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۴ء کے آخر تک رہا ہے اسکی نسبت میں کسی کو کلام نہ تھا اور وہ نہایت ہی ذہین و ذکی تھا اعظم نکلا سکا ہوا تب بوریئن جو بعد میں اسکا سکرٹر ہوا اسکی نسبت یوں لکھتا ہے کہ تمام ملوک میں بہت غریب اور کم گو تھا۔ غریب ہونے کے باعث وہ دوسرے لڑکوں کے کھیلوں سے الگ رہتا تھا اور اپنا وقت کے وقت پلوٹارک کی مشاہیر عمری اور ماس تھم کی دوسری تصنیفات کے مطالعہ میں صرف کرتا تھا۔ وہ عبارت آرائی پر کچھ خیال

نہیں کرتا تھا اور زبان لاطینی کو مستثنیٰ رکھا۔ سبق گھنٹے کی سزا جب اسکے ذمے عائد ہوتی تو یہ مغرور لڑکا اپنے آپ سے باہر ہو جاتا ایکدفعہ سخت موسم سرما میں اس نے لڑکوں کی برف کا قلعہ بنانے کے لئے اشتعال دی پھر دو فریق الگ الگ ہو گئے ایک محافظ قلعہ اور دوسرا حملہ آور دونوں نے اس بہادری اور ثابت قدمی کا اپنے اپنے ذمہ کو ادا کیا کہ چوتھے آنیکی وجہ سے حکام کو قطعی ممانعت اور سخت مداخلت کرنی پڑی ۱۷۸۴ء میں اپنے سب ہم جماعت طلباء سے فائق رہنے کے سبب پیرس کے فوجی مدرسہ میں سال آئندہ داخل ہونے کیلئے منتخب کیا گیا اور موافق اسکے ۱۷۸۵ء کے آخر میں اسطرف کو روانہ ہوا۔

بوناپارٹ کی عمر ٹھیک پندرہ برس کی تھی جب وہ پیرس کے فوجی کالج میں داخل ہوا لیکن باعتبار ذہانت اور فکر کے اچھا خاصہ پورا مرد تھا۔ نفسِ نخوت جو عیش و عشرت سے جو کالج میں پہلے ہی ہو ۔ متنفر ہو کر چند ماہ کی سکونت کے بعد اسنے سب پرنسپل کے نام ایک چٹھی لکھی جسکا مضمون یہ تھا کہ سپاہیوں کو جنہیں نوبھی زندگی بسر کرنی ہو ان عیش و آرام کی چیزوں کا عادی کرنا حماقت ہے جوان بیچ اکثر کھانے ناموزوں اور غیر ضروری ہیں اور بے باک ہو کر یہ بھی لکھ مارا کہ سستا کھانے پکانے کے باقی اور سب کام کرنے کیلئے اسکو کہ بصرف زر کثیر نوکر دینے کرانے ہیں جوان اپنے ہاتھ سے خود کیا کریں تو بہت بہتر ہوگا پرہیزگار زندگی بسر کرنے اور روپے پیسے صرف کرنے کے عادی ہو کر وہ زیادہ مضبوط بن جائینگے اور سختی موسم کو برداشت کر سکینگے اور لڑائی کی محنت سہنا سیکھ جائینگے اور اپنے ماتحت سپاہیوں پر بھی ایسی ہی عزت اور جان نثاری کا اثر ڈال سکینگے۔

آغاز زمانہ سپاہگری نپولین

حکام کالج اس نوجوان محنتی کو جلد عرض امتحان میں لائے مدرسہ فوجی میں ابھی ایک سال بھی اسکو نہ گذرا تھا کہ توپخانہ میں سب لفٹنٹ ہو گیا

اور فوجی کالج کا کام بدستور سابق جاری رہا کئی دن کے بعد ویمبرس ایک ضیافت کے موقعہ پر جہاں کمیتی بادشاہ اور شاہزادے جمع تھے نپولین نے کہا یہ الفاظ کہے جب میں اکیڈمی میں گردانی کرتا تھا یہ فقرہ سنکر سب چونک پڑے اسیطرح فریڈرچ جس گولڈ سمتھ کی فوج میں جب یہ سوس لفٹننٹ تھا تو ایک روز سر جو شوا کی میز پر بھی اس نے یہ الفاظ کہے تھے!

وٹمین ڈیفنس آف انگلینڈ - ڈوبے (فلینڈرس) اور اوگبرون (برگنڈی) وغیرہ جہاں جہاں اسکی پلٹن رہی اس افسر توپخانہ کی بابت اسی قسم کے قصے سنے جاتے ہیں جنمیں اسکی سخت پرہیزگاری طاقت اور شوق کتب بینی عجیب سرگرمی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اس زمانہ میں بھی برآئین میں وہ اپنی آسائش زندگی کیلئے تیار رہتا رہا تھا اور اسکے ساتھ کے افسر عیش و عشرت کرتے تھے اگرچہ وہ ایک جام کے ہاں رہا کئی سال کے بعد جنرل ہو کر جب وہ اس شہر میں گذرا تو اسنے اس جام کی عورت سے پوچھا کہ ایک نوجوان افسر لونا پارٹ کو جانتی ہو جو پہلے کبھی تمہارے پاس رہتا تھا اس عورت نے جواب دیا ہاں مجھے یاد ہے وہ ایک کج خلق نوجوان تھا اپنے کمرہ میں بند رہتا تھا اور اگر کبھی باہر نکلتا تھا تو کسی شخص کے ساتھ بولنے میں فروتنی ہرگز نہیں کرتا تھا اسنے کہا آمیری نیک بی بی تم میں اپنا وقت ضائع کرتا جیسا تم چاہتی ہو تو میں اٹالین کی فوج کا کمانڈر نہ ہوتا پھر فرانس کی بغاوت ہوئی جسنے اپنے بھاری طوفانی جھونکے کیساتھ ظلم و ستم کے حبس و خشاک کو نیست کر دیا جسنے کئی صدیوں کو انسانوں کو یہاں تک پہنچا دیا تھا (برن آف ٹیرر) خون کی حکومت کے زمانہ میں وہ جوان افسر لفٹننٹ کرنیل ایک سالکا ہو گیا اسوقت سلطنت جمہوری عنوان ملک کے تعلیم کا تعلہ کر رہی تھی اور اپنا سکہ جما رہی تھی اور بادشاہ کے موافق لوگ ڈنڈھورہ میں مثل بالسیلز لین اوٹر - ٹولن کے باغی ہوتے ٹولون میں جہاں بہت سا فوجی سامان تھا اور انگریزی جہاز بندرگاہ پر آپہنچا - اور کمیٹی حفاظت عام نے جسکے سپرد انسانی کا کام تھا ارادہ کر لیا کہ جا ہے جو کچھ ہو مگر یہ بغاوت دبا دیجاوے - وہ فوجی افسر

سی کارڈوز آور ڈیوٹ جو فن سپاہگری پر بہت مہارت نہیں رکھتے تھے اور ایک اصلی
کتاب کا سے مصور رہتا تھا۔ اور دوسرا طبیب جب اس جگہ کے اپنے میں ناکامیاب ہوئے
تو بہادر بوڑھا جرنیل ڈیوگو کیمیر ٹولوں کے آگے کمانڈر بنایا گیا اور بونا پارٹو نیچی نہ پر مقرر ہوا
ٹوگو کو جب اس جوان کرنیل کی تجویز معلوم ہوئی اور اونکھے پتا تعجب ہوا تو اسکی بی بی
نے صاف کہدیا۔ کہ اس جوان آدمی کو بھی کام کرنے دو یہ تم کو زیادہ جانتا ہے اسکی تجویز یہ ہے کہ تمام
توشخانے چھوڑ کر بجبر الشر کے مقابل میں ہونی چاہئیں ایسے موقع پر تھا کہ اس کو بندرگاہ ملتا تھا
اسلئے اسکو قبضہ میں آنیسے انگریزی جہازوں کا بیڑا توپخانہ کی زد میں سکتا تھا اور جہاز سمندر کا
رستہ لینے پر مجبور ہوتے تھے نپولین اس محاصرہ کی جان تھا۔ ہر ایک چیز کا خود انتظام کرتا تھا
اور حیا گولہ انداز مارا گیا تو اپنی ہاتھ سے بھرتا رہا خود ڈاپٹ کہتا ہے کہ جسوقت میں توپخانہ کی طرف
جاتا ہمیشہ ہوا سر پر توپخانہ کے اپنی جگہ پر پاتا تھا اور بہت ہی کم سوتا تھا زمین پر کوٹ میں لپٹ
کر پڑ رہتا تھا اس نے کبھی اپنا توپخانہ کو نہیں چھوڑا۔ محاصرہ ٹولون نپولین کی شہرت کا باعث
ہی موقعہ تھا اور اس نے اس موقعہ پر اپنی ہمت اور اولوالعزمی سے جو اسکی سرشت میں تھی
بہت کچھ کام کر لیا۔

اس کی کامیابی کے قاعدے

اسکے بعد وہ اٹلی کے لشکر میں توپخانہ کا جرنیل ہوا اور رہا پھر جرنیل ڈومرسیین کے جسکے
دستہ کیساتھ یہ تعلق رکھتا تھا پھر اس جماعت کو بھی لکھا۔ کہ مہم کی کامیابی بہت کچھ جرنیل
توپخانہ کی عملداری انتظام کا نتیجہ تھی کوئی ایسا مستقل کام کرنیوالا نہیں تھا جیسا کہ یہ پرجوش
جوان جرنیل اسکے مریدوں نے جو اس کے سامنے تعریفوں کا لوبان سلگاتا شروع کیا اور
آخر میں اسکے دماغ میں سے وہ مست اور بدمزاغ ہو گیا لیکن ابتدائی زمانہ میں وہ بہت
لائق آدمی تھا۔ اور کہا کرتا تھا۔ کہ فتح نہایت مستقل آدمیوں کی ملتی ہے اور اس کو نہ صرف لڑائی
کی فتوحات بلکہ عموماً ہر معاملہ کی کامیابی اسکی مرہون تھی جس کام میں ذرہ سی بھی کسر باقی رہجاتی
تھی اسکو وہ ویسا ہی ناقص سمجھتا تھا گو بالکل کچھ ہوا ہی نہیں۔ ایک امریکہ کا مصنف
لکھتا ہے۔ اگر شہنشاہ سویڈن آور چارلس دوازدہم بڑے جنگجو بادشاہ ہوئے

ہیں لیکن ان میں سے کوئی نے بھی نپولین کا دسواں حصہ بھی کام نہیں کیا اسکی حسن سیرت اور بہادری عزت اور کامیابی کو دوزخ کے تھے جن کی فوجوں میں یہ سلسلہ جاری رہا ۔

جن لوگوں پر عزت عالی خاندانی پایہ اس زیرو دسفارش رعایت طرفداری ہوتی تھی تو اسکو بہت ناگوار گذرتا تھا اور ہمیشہ اسکا مقولہ یہ تھا کہ بہت معقول کہ ملازمت لیا نفت پر منحصر ہی چاہیئے جو کام کو کرنا ہوتا تھا وہ پہلے اسکو خوب غور اپنی جبلی ذہانت سے سمجھ لیتا تھا پھر دل وجان سے اس میں مشغول ہو جاتا تھا اور اپنی طاقت پر پورا بھروسہ رکھتا تھا اور اسی موقع پر ثابت بھی کر دیتا تھا کوئی عمدہ تجویز جب تک عملی نتیجہ پیدا نہیں سکتا اسکو پسند نہیں آتی تھی وہ ان خیالی تجویز کرنیوالوں کو دماغ لوگ کہتا تھا یہ بہت حقارت سے دیکھتا تھا جو ملک کیلئے مکمل اور چھوٹی علاج تجویز کرتے تھے جیسے وہ گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں آدمیوں کو بھرتی کرتا تھا تو اس کا پہلے یہ لوگوں کی ضرورت ہو عقلمند ہوں اور کم گو وہ خصلت و عادت کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا مگر اپنی سپاہیوں کی جوش دلی کو بڑھا دیتا خوب آتا تھا پارلیمنٹ کے خاص خاص مقرر لوگوں کی نسبت اس نے کہا کہ تو کام میں ان کی طاقت بند دل حقیقی باتوں کے سمجھنے نہیں تو جد کرنا چاہتا ہے عملی دلیلوں کے آگے انکی لسانی نہیں چل سکتی کونسل میں بہت کو دیکھتا تھا جو کچھ کہ زیادہ فصیح اور زبان آور تھے لیکن ان کو ہمیشہ شکست دیتا تھا ایسی سادہ دلیل سے کہہ دو اور وہ ملکر چار تو تیس ان تین کے ساتھ اسکو واسطہ پڑا ان سب کے اسی مستقل محنت اور کام کرنے نے اس جلد ہی سپاہیانہ طریقہ کام کرتا رہا ہوں " یہ ایک عذر تھا جو ایک شخص نے نپولین کو کہا تھا اور اپنی فرض کو نہ کرنے کی پوچھ کر چھا " یا تھا نپولین نے جواب دیا تمہارے لئے راستہ نہیں تھی " ایک اور شخص کو اس نے کہا جو کچھ چاہو مجھ سے مانگو سوائے وقت کے جو میری طاقت سے باہر ہے

زمانہ کی تقسیم شمار

حکومت خوشحالہ کو بڑھ جاتا اور گردن تو اس کی گرد و نواح کے جو کہ لیس اور باغی ہیں نہ ہو

بلکہ دبایا تو یہ لوگ سخت بیزار ہوئے جیکو جس نے چند بار بغاوت کی کوششیں کیں لیکن وہ فوجی مدد سے دبا دی گئیں لیکن اب اطراف پیرس سے ایک نہایت سخت اور طاقتور بغاوت اٹھی جس میں محافظ خاندان شاہی شریک تھی اور یہ جگہ خدمگار سینٹ جو مس تھی جو چھپے ہوئے شاہی خاندان کے ممبروں اور ڈیپٹی آئے ہوئے جلاوطنوں کی جائے آمد رفت تھی کمیونشن کو خوف تھا کہ یہاں سے جو محمد ہو گا وہ اسکو اسطرح برباد کر دیگا جیسا کہ ۱۰- اگست ۱۷۹۲ء میں شاہی حکومت برباد ہو گئی اس بغاوت کا سرغنہ لے بالیٹی اریا فیلس سیکشن طامسنہ تھا۔ اور چالیس ہزار آدمی اس مفسدہ میں شامل ہوئے کیلئے تیار ہو گئے جنرل سیکشن جو فوج کمیونشن کا کمانڈر تھا کمزور اور متذبذب مزاج آدمی تھا۔ اس نے مسلح باغیوں کے ساتھ ایسا رعایتی برتاؤ کیا کہ اسکے طرف والوں نے اس پر کچھ حامی کا شک کر کے اسکو گرفتار کر لیا۔

نہایت خوف زدگی میں کمیونشن نے بیراس کو جو تھرمیڈورین کے خاص لوگوں میں سے تھا چیف کمانڈ نامزد کیا اور سرس نے کمیونشن کے آگے تجویز پیش کی کہ نپولین میری تحت میں دیا جائے جسکو وہ نہایت لائق جانتا تھا میر مجلس نے اس سے پوچھا کیا تم کمیونشن کے بچاؤ کا ذمہ لیتے ہو جو اس نے جواب دیا ہاں میر مجلس نے حیران ہو کر کہا کہ پیرس تو ایسی مہم کے لئے ایک پستہ قد آدمی کو کیا سمجھتا ہے پھر نپولین سے پوچھا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہم کس قدر عظیم الشان کام اس نے جواب دیا بالکل پورے طور پر اور سائل پر آنکھیں جما کر کہا میری عادت ہے کہ جس چیز کو اختیار کرتا ہوں اسکو پورا کر کے چھوڑتا ہوں ایسے شخص کے استقلال میں کوئی شک نہیں تھا یا تجربہ فوج جو تعداد میں چالیس ہزار قومی گارڈ کا مقابلہ کرنے کیلئے انتیس میل دور کی کمانڈ میں کی گئی باغیوں کے جنرل وسین کی ماتحت میں بڑی دلیری و دھوم دھام کے ساتھ کمیونشن پر مستقل ارادہ کر لیا جیسا کہ ۱۰- اگست کے مشہور واقعہ میں ہوا تھا۔

لیکن نپولین نے اپنی فوج کو ایسی خوش تدبیری کے ساتھ کھڑا کیا کہ باغیوں

معاملہ کرنے کی عزت سپہ سالاری چیزوں کی قیمتوں کو دیکھکر حیران رہ گیا
آرمیٹس توپیاں ایک مہینہ میں تیار ہوتی تھیں جن کے صرف پرزے کے لئے اٹھارہ
سو فرینک لگتے تھے جو کی قیمت میں تاجروں کی اس سے معلوم ہوا تھا کہ تیس کسٹدر
زیادہ لگائی گئیں تھیں ایک استاد رسد آگر سے اپنے حساب میں مجھ اسی ہزار فرینک کے
تیس ہزار وصول پائے تھے فخر کرتا تھا کہ پھر بھی بہت نفع اٹھایا۔

کس طرح فتح حاصل کرنی چاہئے جنگ سنہ ۱۷۹۶ - ۱۷۹۷ء

نپولین کی تمام زندگی میں کسی چیز نے ایسا عمدہ اثر پیدا نہیں کیا جتنا کہ اسکی ۱۷۹۶ء اور
۱۷۹۷ء کی اٹلی کے جنگوں نے کیا کچھ مدت بعد اس نے اس بڑی لڑائی لڑی اور زیادہ ضرر جگہ
پر مستاز ہوا لیکن ابتک کبھی اس قواعد جنگ کے عادی نہیں ہوئے تھے۔ اسکی نرالی طرز
فن جنگ سے بالکل علیحدہ تھی بلجا پیری تسیکرے کی کتاب کرانیکل اوصاف دی ہیلم
میں کہتا ہے کہ یہ لڑکا پھٹے پرانے کپڑوں میں ہمارا جنرل ہو کر آیا میجر کوئی کمانڈر
کبھی ایسی قابل نہ سمجھی حالت میں لشکر کا چارج لینے نہیں بلایا گیا اس جوان افسر نے
سب سے پہلے فوج کیطرف دیکھ کر خطاب کیا اے سپاہیو تمہیں کافی کپڑے اور کھانا
نہیں ملتا۔ گورنمنٹ تمہاری بہت قرضدار ہے لیکن تمہیں کچھ دے نہیں سکتی میرا
ارادہ ہے کہ تمہیں دنیا کی نہایت سرسبز زمینوں میں لے چلوں وہ تمہارے صوبے
اور بڑے بڑے شہر تمہارے اختیار میں ہونگے وہاں تم عزت۔ شان اور دولت
پاؤ گے اٹلی کے سپاہیو۔ کیا تم بہادری یا ثابت قدمی میں کم رہو گے سپاہیوں
نے بخوبی سمجھ لیا۔ کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ پیرس میں کمزور ڈائرکٹری پر منحصر رہنا بے
فائدہ ہے جو کچھ تم چاہتے ہو خوراک۔ کپڑے۔ زر تمہیں اپنے آپ دشمن سے
حاصل کر لینا چاہئے۔ لڑائی سے لڑائی کا خرچ نکالنا اور اپنی فوج کو اپنے آپ
معاش حاصل کرنیکے ڈھنگ سکھانا نپولین کی اولین کرامت تھی جیسا کہ ڈیرھ
سو برس پیشتر ولنگٹن کی تھی۔ طاقت اور تیزی سے اضداد کا میاب لڑائی کی بڑ

نہایت ضروری صفات بیان کئے ہیں اور کیسی چستی چالاکی کیسقدر فوج کثیر کا فہم البدل بھی ہوسکتی ہے بوناپارٹ کی حکمت عملی یہ تھی کہ اپنے دشمنوں پر فرداً فرداً ایسے موقعہ پر حملہ کرتا تھا جہاں انکو امید حملہ کی نہیں ہوتی تھی اور دشمن کے ایک حصہ کو ناابود کرنیکی کوشش کرتا تھا بیشتر اسکے کہ وہ سرا اسکی مدد کو پہنچے۔ اسلئے وہ اپنے سپاہیوں سے کو جنمیں بہت محنت چاہتا تھا اور ان کے سر بچانے کیلئے انکے پاؤں سے زیادہ کام لیتا تھا۔ اور خود بھی بہت چلتا تھا جب وہ اول ہی اول لشکر میں آیا تو صرف چھبیس برس کا تھا۔ اوسکی نوعمری کے لحاظ سے اوسکے بعض تجربہ کار افسروں نے جو پرانے جنرلوں میں سے تھے علی اور طریق جنگ پر اسکو چند نصیحتیں دینا چاہا وہ نہیں جانتے تھے کہ کس شخص کے ساتھ انہیں واسطہ پڑا ہے جوان کمانڈر انچیف نے کہا اے شریف آدمیو وہ شخص ابھی شیر خوار بچہ ہے وہ وقت گذر گیا جب دو دشمن باہم اتفاق رائے سے لڑائی کی جگہ مقرر کرتے تھے اور صاف صاف دو تار کر ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے۔ پھر آگے بڑھکر بہادری سے کہتے تھے کہ ہاں جناب مہربانی فرماکر لڑائی شروع کیجئے اور یہ شاہ فون ٹے نائی کی لڑائی میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کی تہذیب اور خوش اخلاقی کی طرف تھا ہمیں دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا چاہئے تجربہ کار جنرل ہمارے مقابل فوجوں کو لاتے ہیں یہی ہمارے حق میں اچھا ہے ان کا تجربہ ہمیں آگے نہیں چل سکیگا وہ طریق جنگ کی اپنی کتابیں گھول کر پی لیں ایک یہاں کو نہیں سوجھیگا کہ کیا کرنا چاہیئے" اور یہ جھوٹی شیخی نہیں تھی جب نپولین کو اپنے مطلب کے حصول میں کچھ دقت واقع ہوتی تھی تو اس سے زیادہ قاعدہ کے برخلاف جانیوالا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ اور پرانے قاعدہ کے جنرلوں کے لئے وہی بیقاعدہ لڑائی پر اسے مصیبت و حیرانی [illegible] دشمن کو اپنے ارادوں کے چھپانے کا [illegible] ایسے [illegible] نہیں رکھتا تھا جیسا بوناپارٹ جہاں [illegible]

لکھا ہوا ہے کہ اسکے دشمنوں پر اوسکا ایسا رعب چھا جاتا تھا کہ اوسکے سامنے ہوتے ہی وہ اپنے آپکو شکست یافتہ سمجھ لیتے تھے

کچھ بھی امید نہ ہوئی تھی وہاں دشمنوں کے نہایت نازک موقعہ پر اچانک جا پہنچا اگر ممکن ہوتا تو زیادہ تعداد فوج کے ساتھ اور اپنے گھوڑوں کی تیزی اور سختی سے اپنے دشمنوں کو حیران کرنے میں کامیاب ہوتا۔ ۱۲۔ اپریل کو مونٹی نوٹی یرا آسٹریا کے جنرل ڈی آرگنو کو اس نے سخت شکست دی اس فتح اسکے فتوحات کے سلسلہ طویل میں سے پہلی تھی اس نے بہت عرصہ بعد کہا میری عظمت و شہرت کے آغاز کی تاریخ مونٹی نوٹی کی لڑائی ہے اپنی فتح سے فائدہ اٹھانیکے لئے آگے بڑھا اور ۱۳ و ۱۴ تاریخ کو ڈیگو اور ریٹے سی موریں آسٹریا والوں پر پھر حملہ کیا۔ اس طرح سے آسٹریا اور سارڈینیا کی فوجوں کو باہم جمع ہونے سے جسکی وہ تجویز کر رہے تھے روک دیا۔ بوڑھا بیولیو آسٹریا کا جنرل ۱۲ ہزار آدمی اپنی فوج کے چند روز میں لڑا کر مجبور پیڈمی کو واپس لوٹ گیا اور جنرل کوئی اپنے رسالہ کو لیکر اپنے مالک والی ملک کی حفاظت میں مشغول ہوا لیکن بیس تاریخ کو اتہاب نوجوان جنرل نے اسکو کیوا پر شکست دی اور دوسرے دن منڈووی کیٹیری لڑائی جیت لی علاوہ چھ جھنڈوں اور پندرہ سو قیدیوں کے بڑے بڑے بارود خانہ قابض کے ہاتھ لگے نپولین نے اپنے اصولوں کی پابندی کی اور اپنے پیچھے دشمن کے قلعوں کا خیال نہ کیا اور ٹیورن کی طرف بڑھا۔

ساڈینیا کے بادشاہ کو بھی نیم مردہ لشکر سے ایک پچکانڈراں چیف کا پندرہ روز میں اسقدر فتح حاصل کرنا نہایت عجیب معلوم ہوا اسکا ہم ملنے سے روکنا اور پہلے ہتھیار دیدینے اور پھر صلح کی درخواست کرنا اگرچہ بھی خلاف قیاس پر جس سے نزدیک یہ لوگ آسٹریا والوں کے ساتھ مل کر سوڈی میں لڑنے کی آزادی حاصل تھی اپنے تاج تخت کو قائم رکھنے کا یہی ایک وسیلہ تھا۔ اسکے مطابق اس نے صلح

کرلی۔ اور بونا پارٹ اپنی فوجوں کو آگے ایڈج پر لیگیا۔ جوان جنرل نے اپنے سپاہیوں کو ایک پرجوش خطاب میں صاف صاف کہدیا کہ ہمنے ابھی تک کچھ نہیں کیا کیونکہ ابھی بہت کچھ کرنے کے لئے باقی ہے لیکن پھر بھی جو کچھ اس نے کیا تھا اس سے زیادہ تھا جو کن دشمن نے تین برس میں حاصل کیا تھا اس نے مقابلہ فوج کو توڑ دیا اور شاہ سارڈینا کو مجبور کیا کہ اپنے لشکر کو صلح کی حالت میں رکھے۔ وہ شرطیں جن پر بادشاہ سے صلح کی گئی تھی یہ تھیں کہ وہ فرانس اور سیوائے فرانس کو دیدے اور بڑے بڑے قلعے فرانسیسیوں کے حوالے کرے اور شاہی وطنوں کو اپنے ملک سے نکالے بڈھا جنرل بے لوچھے ہٹ گیا جبکہ فاتح فرانسیسی آگے بڑھے۔ اسی کوئی آدمیوں کی فتح اور تاریخ کو دہرائے ایڈا کے ایک نہایت تنگ پل سے اتر کر صرف ایک دستہ پیادہ فوج کے ساتھ گلہ کیا اور دشمنوں کو حیران کر دیا تھا اسکی تازہ شہرت کا باعث ہوئی اور یہ وہ موقعہ تھا جہاں سپاہیوں نے خوش ہو کر اسے شل کا رپورل (لینے پیادہ فوج کا سب سے چھوٹا افسر) کا لقب دیا۔ ہنگری کے ایک بڑے افسر نے جو نپولین کے ہاں قید تھا۔ اور اسکے ساتھ نپولین باتیں کیا کرتا تھا ایک موقعہ پر اسکو نہ پہچان کر شکایت کرنے لگا کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ہمیں ایسے جنرل سے مقابلہ کرنا پڑا ہے جو ابھی ہمارے آگے تھا اور آناً فاناً ہمارے پیچھے آکر ہم پر وار کرنے لگا اور پھر فوراً ہمارے بازو پر۔ ہم نہیں جان سکتے کہ کس طریقہ پر کھڑے ہوں اب اس قسم کی لڑائی سے کیا بن چلے جو سراسر قاعدے کے برخلاف ہے۔ لڈی کی فتح نے تمام لومبرڈی کو فرانسیسیوں کے آگے کھولدیا اور جنیوا کے بعد فتح مندی کے ساتھ میلان میں داخل ہوا۔ پارما اور موڈینا کی چھوٹی چھوٹی جاگیروں نے سارڈینا کیطرح خوشی سے الگ کر لئے اور۔ نیپولین اور پوپ روم کے متعلق بقیہ سلطنتیں تھیں۔ سب نے ان کی پیروی

کی جون کی اخیر میں فرنچ ریپبلک کا سہ رنگا جھنڈا لومبرڈی کے ہر ایک قلعہ پر سوائے مینٹوا کے لہرانے لگا۔ یہاں آسٹریا والوں نے اٹلی کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے آخری مقابلہ کیا۔ بیشمار شکستوں سے دل شکستہ ہو کر بے لو۔ اپنے کمانڈر سے علیحدہ ہو گئے آسٹریا کی چار فوجیں متواتر مینٹوا کی مدد کو بھیجی گئیں پہلی بونا پارٹ نے پانچ اگست کو شکست دی۔

دوسری روڈی ایڈ داور پے سینو کی لڑائیوں میں برباد ہوئی تیسری آرکولا پر تین دن کی سخت لڑائی میں ہلاک ہو گئی چوتھی فوج دوبارا آسٹریا کی ان فوجوں کے خلاف دوبارا آسٹریا کی آخری کوشش کا باعث ہوا جنکو وہ فرانسیسی ڈاکو کہتے تھے بونا پارٹ کی لیاقت ایک دفعہ پھر فتح ریولی میں ظاہر ہوئی جہاں ایک شکست فاش نے ایلونسی کی کوششوں کا خاتمہ کر دیا جو اپنے آدھے آدمی میدان میں کٹوا کر ٹیرول کیطرف پس پا ہو گیا یہ دو دیرا جو دینا کے والٹیروں اور باقی فوجیں کا کمانڈر تھا۔ اپنے فوجوں کے آپ کو سپرد کر دینے کے لئے مجبور کیا گیا۔ اور چار مہینوں کے محاصرہ کے بعد مینٹوا فاتح کے ہاتھ میں آیا اس عرصہ میں بتیس ہزار اہل قلعہ میں سے صرف بارہ ہزار نو بچ رہے تھے۔

بونا پارٹ صلح نامے کرتا ہے

پیرس گورنمنٹ نے (وہ گورنمنٹ جو پوپ روم کے متعلق ہے) جس نے فتح آسٹریا کی امید پر فرانس کے ساتھ دشمنی شروع کی تھی اب خفیہ طور سے ونیشیا کے عہد نامے سے صبح منتظر رہی۔ ڈائرکٹری نے یہ سوچکر کہ آسٹریا صلح کے لئے فکر مند ہوگا۔ جنرل کلارک کو ویینا کے کیمپ میں آسٹریا کے ساتھ شرائط کرنے کے لئے بطور قاصد کے بھیجا۔ جو ان مذاکرات

غرور سے کہا کہ جو میں اپنے حقوق خیال کرتا ہوں انھیں کسی کو دخل نہیں دینے دونگا - آور کلارک سے کہا اگر تم یہاں میری ہدایات کے مطابق کام کرنے کے لئے آؤ - آور نہ ہو نہ تم جسقدر جلد جہاں سے آئے ہو اتنا ہی تمہارے لئے بہتر ہوگا لیکن آسٹریا والوں کی کمزوری کے ساتھ اسوقت بھی صلح کرنا بہت بڑا معلوم ہوتا تھا جب فرانسیسیوں نے پہلے پہلے ان کو کہا کہ صلح کرو تو انہوں نے نہایت بے پروائی سے جواب دیا کہ دنیا میں تو ہم فرنچ ریپبلک کو پہچانتے ہی نہیں لیکن اسوقت دوسری طاقتوں نے اس نئی مگر بہت حقیقی آور قوی طاقت کو بضرورت قبول کر لیا تھا پرشیا آور سپین نے فرانس کے ساتھ علیحدہ علیحدہ رابطے قائم کیا - آور روس جہاں ضعیف العقل شہنشاہ پال بے باک کیتھرائن کا جانشین ہوا تھا یہ چاہتا تھا کہ کسی طرف نہ ڈلے جب دنیا پر دباؤ پڑا تو آسٹریا نے بھی آخر کار مصلحت وقت کو پیش نظر کیا لیکن اس سے پہلے ایک آور شکست آور ذلت اسکی قسمت میں تھی یورپ کی ابتدائی صلح کے بعد کیمپو فارمیو کا ایک محدود معاہدہ ہوا آور اس موقعہ پر نپولین نے اس معاملہ میں بھی اپنی کمال دانائی کا اظہار کیا آسٹریا والوں نے اپنے عہدنامہ کی اول شرطوں میں یہ لکھا کہ ہمارا شہنشاہ فرنچ ریپبلک کو قبول کرتا ہے نپولین نے کہا اس جگہ کو کاٹ دو - ریپبلک سورج کی مانند ہے اندھے ہی اسکو نہیں دیکھ سکتے ہم مختار ہیں آور کوئی گورنمنٹ جو ہم چاہیں گے قائم کرینگے - شائد اسی سے اسکی نظر میں وہ دن پھرنے لگا تھا جبکہ فرانس کی سلطنت جمہوری حکومت شاہی میں تبدیل ہو جائیگی وہ خود بیان کرتا ہے کہ دریائے لوڈی کے خوفناک پل سے گذرنے کے بعد میں اپنی طاقت سے باخبر ہوا - آور اپنے سپاہیوں کی بیحد محبت اور جان نثاری پر بھروسہ کر لیا یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ اس جرم ملکی کے تماشہ گاہ پر ایک پورا نقال بنوں - آور کہتا ہے - کہ جیسا ہی میں

تھا کہ اس بڑی اولوالعزمی کی اک میرے دل میں تسلی ہو

مہم مصر

اعلےٰ شہرت اور ناموری کے ساتھ وہ پیرس میں واپس آیا وہ کوئی ولے فس کیزار صرف ڈالی کو فتح کر کے نہیں لوٹا۔ بلکہ اس نے ایک عہد نامہ کیا تھا جس نے فرانس کو دنیا کے آگے ایک نئے مرتبہ پر دکھایا کوئی شخص اس جمہوری سلطنت کو حقارت سے نہیں دیکھ سکتا تھا جس نے آسٹریا سے صلح میں اپنی ہی شرطیں قبول کرائیں۔ نیپولیں اب پیرس والوں کا قبلہ و کعبہ بنا ہوا تھا۔ لوگ کوچوں میں جمع ہو جاتے تھے جہاں کہیں اسکے گذرنے کی امید ہوتی تھی اور راستوں میں اسکی تعریف کرتے تھے یہ انیسویں کا صبر ہو گیا۔ ڈائرکٹری نے اسکی خوشی میں ضیافتیں کیں لیکن وہ ان ظاہری نمائشوں سے کھنچتا تھا۔ اور کئی دن میں شامل ہوا جیسے انکار کیا لوگوں کی بابت اس نے افسوس کے ساتھ کہا کہ یہ تو اتنا ہی غل اور شور کرینگے۔ اگر مجھے سولی پہ لے جاویں۔ فوجی طرز کے سوا اسکو خارجی شان و شوکت کا ذائقہ نہ تھا۔ اگرچہ وہ اپنی عزت و آبرو بہت سادگی سے کھاتا تھا بڑا تاہم ڈائرکٹروں نے جب دیکھا کہ ہمارا فروغ روز بروز گھٹتا جاتا ہے اور یہ شخص ہر دلعزیز ہوتا جاتا ہے تو ان کو ایک گونہ فکر پڑ گئی۔ اور جو سپاہی اٹلی سے واپس آئے تھے ان کے صاف صاف خیالات جو کچھ تھے وہ بھی ان لوگوں نے معلوم کئے۔ ان میں سے بہت سے تند اور مستعد شمشیر زن یہ ارادہ رکھتے تھے کہ دکیوں کو نکال دیں اس نے ان لوگوں کو کہا۔ ابھی وہ موقع نہیں آیا ہے اور ڈائرکٹری کو اجازت دی کہ اسے مہم جنگ کا کمانڈر ان چیف نامزد کریں یہ مہم مصر کی فتح کی تھی اور اسکا اصلی منشا یہ تھا کہ انگلیڈ کے مقبوضات اور حکومت ہند کو نقصان پہنچایا جاوے جب بونا پارٹ

۱۷۹۸ء میں ٹولوں سے مصر کے لئے جہاز میں سوار ہوا وہ بخوبی جانتا تھا کہ فرانس کی گورنمنٹ ڈگمگا رہی ہے۔ اس نے بوری اپنی سے کہا کہ ڈائریکٹر لوگ بہت مدت تک اب قائم نہیں رہ سکتے وہ نہیں جانتے کہ لوگوں کے خیالات کا بندوبست کیا جاوے بوناپارٹ فرانسیسی لوگوں سے خوب واقف تھا۔

شروع ہی سے یہ مہم خطروں سے گھری ہوئی تھی نصف جہاز دشمن کے ایک بیڑے کے ساتھ فرانسیسیوں کی تلاش میں سمندر روم میں تھا وہ بیڑا سو چودہ ہزار آدمیوں کے عبور کرکے ازقیہ پہنچنے میں کامیاب ہوا یہاں کا کام اٹلی کے عظیم کاموں سے کہیں بڑھ کر تھا۔ اسلئے کہ یہاں اسکو ادھر تو آب وہوا کا مقابلہ کرنا پڑا۔ ادھر اپنے سپاہیوں کے وہمی خطروں کو دور کرتا۔ اور دیسیوں کی خباثت اور تعصب کو برداشت کرنا پڑا۔ وہ آگے بڑھا۔ اور دریائے نیل کے آبشاروں تک ملک فتح کرلیا۔ اسے اس کی لڑائی میں اس نے میملوکس کو بھاری شکست دی۔ یہاں اس موقعہ پر اس نے یہ کہاں دانائی دشمن کے توپخانہ کو جانچ لیا تھا کہ بے ڈول بنا ہوتا ہے اور یہی اسکے فتحیابی کا باعث ہوا ۱۷۹۹ء کے شروع میں وہ کوچ کرکے شام میں گیا اور آسانی سے اہل آترش اور گازا پر قبضہ کرلیا اور حملہ کرکے جافا کو لے لیا اسکے سپاہیوں نے باد سموم اور بے آب ریگستان کی تکلیف کا سامنا اتنی ہی بہادری سے کیا جتنا کہ دشمن کا۔ اور انکے سردار نے خوشی سے ان کی سختیوں اور محنتوں میں حصہ لینے سے اور بھی زیادہ اپنے تئیں ہر دلعزیز بنا دیا جب سب لشکر کو پیدل چلنے کا حکم دیا اور گھوڑے خچر بیماروں اور زخمیوں کے لئے بچا رکھے گئے تو اس نے بھی اپنے گھوڑے لینے سے انکار کیا اور اپنے آدمیوں کو ساتھ کر پیدل چلا جب پانی میں دبا پڑ گئی اور نا امیدی اسکے لشکر میں اسقدر بڑھ گئی کہ لوگ مایوس ہو

خوف زدہ ہو گئے وہ خود ہی پتالوں کا لاستظر کرتا تھا اور غریب بیماریوں کو دیکھتا تھا اور اپنی دلیری سے بہت سے کمزور دلوں کو غیرت دلاتا تھا اور ان میں بہت پیدا کرتا تھا۔ قلعہ سنٹ جین دی ایکر کے محاصرہ پر اسکو ایک ناگہانی سخت مزاحمت پیش آئی یہ خاص جزار احمد پاشا کا جو جزار یعنے قصابات کے نام سے مشہور تھا یہاں اس نے اپنے مقابل میں انگریزی سپاہ سرڈیڈل سڈنے سمتھ کو پایا جو قلعہ گیر ہو گیا تھا۔ اور اسکے بچاؤ میں جان لڑا رہا تھا دو مہینے بوناپارٹ ثابت قدمی سے محاصرہ کرتا رہا۔ اور جو لشکر محاصرہ اٹھانے کے لئے آگے بڑھا تھا اسے ۱۶ مئی کے قریب شکست دی لیکن مصر کو واپس جانے کے لئے مجبور کیا گیا تب سلطان ایک بڑی فوج کے ساتھ ابوبکر کے میدان میں آیا اور اس میدان کو اس سے لے لیا لیکن نپولین نے اس کو شکست فاش دی اور اس جگہ کو پھر چھین لیا یہ واقعہ آخری جولائی ۱۷۹۹ء میں ہوا بہادر جنرل ڈی کو بھی مصر کے بالائی حصہ میں کامیابی ہوئی لیکن نپولین نے اپنی دانائی سے معلوم کر لیا کہ یہ تمام بڑی مہم ناکامیاب رہی مصر میں لشکر کے اتارنے کے چند روز بعد نلسن ایڈمرل آنکلا اور ۱۷۹۸ء یکم اگست کو دریائے نیل کی لڑائی میں فرانسیسی بیڑے کو برباد کر دیا۔ فرانسیسیوں کو بہت سخت صدمہ پہنچا۔ اور مہم مصر کی آئندہ امیدیں خاک میں مل گئیں فرانس اور مصر کے درمیان رابطہ منقطع ہو گیا اور معلوم ہوا کہ آج نہیں تو کل لشکر جو جنگ یا بیماری سے کمزور ہو گیا تھا دشمن کے قابو میں آجائیگا۔

بوناپارٹ کی واپسی برومیر کو

بوناپارٹ کو فرانس سے ایسے واقعات کی بھی خبریں گاہے گاہے ملتی تھیں۔ جن سے اسے یقین ہو گیا کہ اسکے لئے سب مصالح طیار ہے۔

اردو چھپا ہے گا تو کوئی اور شخص کامیاب ہو جائیگا روز بروز ڈائرکٹری اور اسکے ہر دو کونسل قدما و پانصد کی کمزوری اور نا قابلیت ظاہر ہوتی جاتی تھی اٹلی میں نقصان ہوتا گیا اور لودی پر جو برٹ کی بہادرانہ موت سے بھی ذلت بسی لشکر کو فتح نصیب نہ ہوئی یہ دیکھکر بوناپارٹ نے لشکر کا چارج بہادر صاف دل کلیبر کو دیا اور مصر کو پوشیدہ طور پر چھوڑ دیا۔ قسمت میں یہ تھا کہ جلدی دو ایک قاتل کے ہاتھ سے مارا جائے ۱۶ اگست کو نپولین مع چند دوستوں کے اسکندریہ پر جہاز میں روانہ ہوا اور اپنے وطن اجیشیو میں پہنچا اور وہاں سے فوجیں کی راہ فرانس میں آیا لوگوں نے اسکا بہت خوشی سے استقبال کیا پھر پیرس کو مثل فاتح کے روانہ ہوا۔ ڈائرکٹری نے ظاہری مسرت سے اسکا استقبال کیا اور اسکے آنے پر بہ تکلف خوشی ظاہر کی جسکو اس کا دل تو اظہار کرنا پسند نہیں کرتا تھا مگر خوف مجبور کرتا تھا مشہور تاریخ اٹھارہ برومیر یعنے ۹ نومبر کو ایک بار سپانیہ اور اپنے بھائی لوسی ان اور فوجکی مدد سے بذریعہ سازش اس تجویز کو عمل میں لایا جس سے اس نے ڈائرکٹری کی گورنمنٹ کو درہم برہم کر دیا اور کونسل پانصد کو مجلس سی بزور شمشیر نکالدیا بعض کا بل اور کم ہمت وکیلوں کو دریچوں کی راہ سے نکلکر بھاگنا پڑا یہ زمانہ حال میں ویسا ہی تھا جیسا کہ کرام ول کا لانگ پارلیمنٹ کے ساتھ سازش کرنا جو نہایت ہی کامیاب رہی تھی۔ اس نے اپنی اولوالعزمی کو حب الوطنی اور رفاہ عام کا جامہ پہنایا۔ بوناپارٹ ان تمکحرام محافظوں پر بہت خفا ہوا جنہوں نے بہادر سپاہیوں کو فتوحات کے انعاموں سے محروم کیا تھا نوسین نے دونوں کونسلوں کے نہایت غریب اور ترتیب پذیر آدمیوں کی ایک جماعت کو اکٹھا کیا اور نپولین اور سپاہیوں کا ان کاموں کے لئے شکریہ ادا کرنے کے بعد ایک نئی گورنمنٹ بنائی گئی اور تین حاکم ملک پر حکومت

کرنے کے لئے مقرر ہوئے جن میں اول بوناپارٹ تھا - دوسرا کمیشن قانون ملکی پر فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے نئے اہلکار مقرر ہوئے اور کنسلیٹ یعنی کونسل کی حکومت کا زمانہ شروع ہوا - اسوقت سے ہمیں نپولین کو حاکم سمجھنا چاہیئے - کیونکہ بطور کونسل اول کے تمام حکومت اسکے ہاتھ میں تھی اور اسکے برائے نام ہم منصبوں کو اسکی مرضی پر چلنا پڑتا تھا اور سلطنت جمہوری کا فقط نام ہی نام تھا ایک بے حقیقت سینٹ اور کونسل تھی لیکن وہ صرف فرمانروا کی مرضی کو ضابطہ کارنگ دینے کے لئے تھیں -

کنسلیٹ کے قائم ہونے سے لیکر اس انقلاب زمانہ حکومت شاہی تک نپولین رفتہ رفتہ ہر شے کو جس پر سلطنت جمہوری کا کوئی نشان باقی تھا مٹاتا جاتا تھا بہت سے لوگ اس بات کو تاڑ رہے تھے تاہم کوئی شخص بر ملا نہیں کہہ سکتا تھا سب کی آنکھیں اسی طرف تھیں عام لوگ جو امن چاہتے تھے اسی کی طاقت پر بھروسہ رکھتے تھے سپاہی جو آغوی دو سالوں کی بے عزتی سے ناخوش تھے اپنی پہلی شہرت کو پھر قائم کرنے کے لئے اسکی طرف تاک رہے تھے نیز معاونان شاہی خاندان خیالی پلاؤ پکاتے تھے کہ اس نے کرامول کا کام کیا ہے تو جنرل مانک کی چال چلیگا اور اور لوئی ہشتم کو تخت پر بٹھانے اور پھر شاہی سلطنت کے قائم کرنیکا طریقہ اختیار کریگا - اور اس قسم کی درخواستیں جلا وطن خاندان کے وکیلوں نے آکر اسکے آگے پیش کیں اس نے حقارت سے ان کو الگ کر دیا اس نے یہ چیز اس کوشش سے نہیں حاصل کی تھی کہ کسی اور کو دیدے

کنسلیٹ کا زمانہ ۱۸۰۰ء کی لڑائی بوناپارٹ کی عظمت

کنسل نے اپنے انتظام کے شروع میں آسٹریا اور انگلینڈ کے پاس صلح کی درخواستیں بھیجیں - اس خط کے جواب میں جو نپولین نے اپنی قلم سے

جارج سوم کے نام لکھا تھا انڈر سیکرٹری اوف اسٹیٹ نے ایک خشک سی مراسلہ بھیجا۔ جارج سوم جو بڑا ہی تعصب رکھتا تھا ایسا آدمی نہیں تھا کہ فوراً دولت نپولین کی شخصی التماس کا جواب دیتا دیتا ہے بھی، سکو اسپیٹر حرج نرک ہوئی اور اب اسنے اہل فرانس کے آگے ثابت کر دیا کہ وہ خود لڑائی کا خواہاں نہیں ہے بلکہ اب اسکو لڑائی اپنی مرضی کے خلاف کرنی پڑی شہ جی جوش بھرے فرانس میں بڑے زور کے ساتھ تازہ ہٹوا سینا اٹلی میں اپنی فوج سے کہیں زیادہ کثیر التعداد فوج کے ساتھ لڑ رہا تھا میلا کی آسٹرین چالیس ہزار فوج کے ساتھ ایک لاکھ اسی ہزار کا مقابلہ کر رہا تھا وقت پر کام آنے کے لیے ساٹھ سو ۶۰۰۰ مضبوط آدمیوں کا فرانس میں طیار کیا گیا نپولین مئی ۱۸۰۰ء میں اپنی فوج کو سنٹ برنڈ پر لے گئے اور پھر سپنیس اور رسنٹ کا تھر ڈلی راہ الپس میں پہنچا ۱۸۰۰ء کی لڑائی جس میں عمدہ تجویزیں اور فن جنگ اعلےٰ طور پر استعمال کیا گیا تھا نہایت کامیاب رہی اور مورنگو کی بڑی لڑائی نے جو ۱۴ جون کو ہوئی نپولین کو پھر ایک دفعہ اٹلی کا مالک بنایا فتح مند لشکر کی سرداری میسنا کو دیگئی اور بوناپارٹ پیرس کو واپس آیا اور اسوقت فرانس اور یورپ کی نظر میں پہلے سے زیادہ عزت پاتا تھا ؛

دوسرے سرداروں اور خصوصاً مورلو کی منور کامیابیوں نے صلح کیلئے درخواستیں بھیجنے پر آسٹریا کو مجبور کیا ۳۰ دسمبر ۱۸۰۰ء کو ہوہنلنڈن پر مورلو کی فتح لوی ول کے نام عہد نامہ کا باعث ہوئی اور آخر کار ۱۸۰۱ء کے شروع میں عہد نامہ امیں ہوا اور صرف یہی ایک صلح تھی جو کبھی نپولین اور انگریزی گورنمنٹ کے درمیان ہوئی ؛

لیکن عہد نامہ امیں جو رعیت دوست امر اکی چند روزہ حکومت کا نتیجہ تھا۔ بہت مدت تک قائم رہنے کا احتمال نہیں تھا انگلنڈ اور فرانس میں

ولی دعہدی تھی - جارج سوم اور اسکا دربار بونا پارٹ کو صدقدل سے فرانسوا نہیں مانتے تھے کیونکہ وہ حقدار نہیں تھا ہی نظر میں وہ شروع سے آخر تک کارسکین غاصب تھا جسکے برخلاف ہر ایک کو نیز جائز تھی نپولین کا جواب اپنے بچاؤ میں یہ تھا کہ میں نے تاج کو کسی سے نہیں چھینا - وہ کچڑ میں پڑا ہوا تھا میں نے اسکو اٹھالیا اور لوگوں نے اسے میرے سر پر دھر دیا اور اول اس کا درست بتا لوگوں نے اسکو ویسا سمجھا جیسا کہ حملہ آور بادشاہوں پر حاوی ان سلطنت جمہوری کی فتح کو اور وہ اسکو ایسا آدمی خیال کرتے تھے جس نے اپنی اعلےٰ لیاقت ترقی کر کے لوگوں پر ظاہر کر دیا کہ ملازمت کی بنیاد لیاقت پر ہونی چاہئے اور لوگوں کو اور لوگی لیاقتوں پر ترجیح دینے کے لئے بلا لحاظ خاندان یا لیاقت کے اپنے آپ کو تیار ثابت کیا اس نے کہا کہ پرانے خاندانی لوگ اور دیوان غیر ملک مجھکو روسپیر سے بھی زیادہ حقارت سے دیکھتے ہیں اور یہ بھی وہ سچ کہتا تھا کیونکہ ٹیرر کی سختیاں اسی قابل تھیں کہ نظیر آنہا نپولین کو لوگوں کے آگے پیش کیا جاوے کہ کنسلیٹ کے زمانہ میں بھی اسی پبلک بھولی بھلی تھی اور نیا انتظام مضبوطی سے جاری تھا کسیطرف کو ایک دوسرے پر اعتماد نہیں تھا - انگلنڈ قدرتی بدگمانی کے ساتھ دیکھ رہا تھا کہ کنسل کی الجھنکے اقبال کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے نپولین کا ظاہر ارادہ تھا کہ فرانس کو یورپ میں زبردست طاقت اور اپنے تئیں فرانس کا اعلےٰ حاکم بنادے اس مطلب کے لئے اس نے تعجب انگیز استقلال اور دانائی کیساتھ کام کیا طور کنسل اول کے اس نے چار برس کے عرصہ میں کئی طرح سے ملک کو ایسے بڑے بڑے فائدے پہنچائے جو انصافاً اسکے زمانہ آخر کی غلطیوں اور خطاؤں کی عیب پوشی کے لئے کافی ہیں - اس کی خواہش ایک فرقہ کا سردار ہونے کی نہیں تھی - بلکہ تمام قوم کا - اسلئے اس نے اپنی حکومت کے شروع میں تمام جماعتوں کو یکساں خوش رہنے کی کوشش کی

رفتہ رفتہ اس نے ان خرابیوں کو دور کیا جو بغاوت کے زمانہ میں پیدا ہوگئی تھیں قابل مضحکہ جنتریاں جس میں مہینوں کے نام عجیب عجیب تھے خارج کی گئیں۔ بہت سے جلاوطنوں کو فرانس میں واپس آنے کے لئے اجازت اور ترغیب دی گئی عبادت عام پھر گرجوں میں جاری کی گئی علاوہ برین کنسلیٹ کے زمانہ میں اور بیشک اپنی تمام حکومت میں اس نے زراعت تجارت اور صنعت کو ترقی دینے میں بہت جوش دکھایا فرانس اور اسکے ماتحت ملکوں میں بڑے بڑے پبلک کارخانے بنائے سنین کے اوپر کی شرح پر اسی کے فیض کا نشان ہے اس نے ترغیب اور انعام سے علم و ہنر کو ترقی دی اور بغاوت کے زخموں کو اچھا کرنے اور فرانس کی خوشحالی کی مستقل کوشش کرنیسے کنسل اول نے لوگوں کے دلوں میں بڑا راسوخ پیدا کر لیا۔

لیکن اس تصویر کا دوسرا رخ قابل افسوس ہے لوگوں کے اعتماد کی دولت کو پیدا کر کے بُری طرح اسے کام میں لایا یہ شخص ہمت سے اولوالعزم دلیر اور تیز مزاج رہا ہے لیکن جب تک وہ دولت کے لئے لڑنے میں مشغول رہا۔ عاقبت اندیشی اور دانائی سے اس آگ کو دبا رکھا لیکن اب اسکے کندھوں پر وہ بوجھ آپڑا تھا جو جہاز کو ڈبو دینے والا تھا یعنے حد سے زیادہ عزت اور جیسا شیکسپیر نے اسکارڈینل کی بابت کہا ہے وہ یوں ہوئیں کہ حق میں حد سے زیادہ دریا لگا سکی الوالعزمی زیادہ ہوتی گئی کہ پوری خود غرضی میں تبدیل ہوگئی اب وہ اپنے آپ کو ان بیشمار لوگوں کا مقصد نہیں سمجھتا تھا جن کی قسمتوں پر حکمرانی کرتا تھا بلکہ تمام ملک دنیا کو اپنی بزرگی کا خدمتگار جاننے لگا جب چند خستہ دل جان نثار لوگوں نے اس سے آرام اور آزادی کی درخواست کی تو اسکے جواب کا مطلب یہ تھا تم میری شان و شوکت دیکھتے ۔ فرانس اپنے گھوڑے کے جلو اسے اپنی پیٹھ پر بٹھانا بہادری سے لڑائی کی گرمی میں جلتا رہا لیکن اس بے رحم سوار نے اسپر اسقدر

دبا دیا اور اس کا آخر کار تختہ کیا اور نیچے گر کر مر گیا ۔

آئینز سے آسٹرلٹز تک نپولین شہنشاہ

عہد نامہ آئینز کو صرف دس مہینے ہوئے تھے کہ اس کا خاتمہ ہوتا دکھائی دیا ۔ انگریزوں نے مالٹا کو خالی کر دینے کا وعدہ کیا تھا مگر جب دیکھا کہ فرانس جنگی تیاریاں اور سپاہیوں کے ساتھ سرگوشیاں کر رہا ہے تو اس نے الفاظ عہد میں تاخیر کی نپولین اخباروں کے حملوں سے انگلستان پر جھنجھلا گیا اور وہ اخباروں کی آزادی کے بالکل برخلاف بھی تھا اور عہد نامہ کے پورے عملدرآمد ہونے پر زور دیا اور یورپ کے ملکی انتظامات میں انگلستان کی مداخلت کرنے سے اپنی ناراضی ظاہر کی لارڈ ووڈ ورتھ وکیل انگلستان ادھر سے روانہ ہوا اور ادھر سے جنرل اندریسی وکیل فرانس دونوں ڈوور پر ملے ۔ ۱۸۰۳ء میں کونگریس لے لڑائی کا اعلان دیا فرانسیسی جہاز جو انگریزی بندرگاہوں میں تھے پکڑے گئے اور ضبط کر لئے گئے ۔ ادھر کونسل اول نے ان انگریزوں کو بطور قیدیان جنگ گرفتار کر لیا جو فرانس میں آباد تھے و ب

اس طور پر یہ لڑائی از سر نو شروع ہوئی اور ان جھگڑوں نے جنگ کو تلخ تر بنا دیا اور یہ جھگڑا یہاں تک جاری رہا کہ شاہی سلطنت فرانس تباہ ہوئی و

فرانس کے برخلاف چند قوموں نے ایک نئی سازش کی اور یہ زوال شاہی حکومت کے بعد تیسری تھی اس کا خاص بانی پٹ تھا جو ایک دفعہ اور اس حکومت کا سر گروہ بنایا گیا وہ طاقتیں جنہوں نے انگلینڈ کے ساتھ اتحاد کیا ۔ سویڈن ۔ روس ۔ اور آسٹریا تھے ۔ کم از کم انگلینڈ کے لئے ہر ایک تیاری کر نیکے لئے مصروف تھی نپولین نے اس ملک پر چڑھائی کرنیکا ارادہ عام طور پر ظاہر کر دیا تھا ۔ اس نے بولوں کے پاس کی بلندیوں پر بہت سی بے پیندی سی کشتیاں تیار

کرائیں تھیں۔ انگلینڈ کا لشکر فرانس کے لئے ایک سخت دھمکی تھی۔ اور انگلینڈ میں اسقدر جوش پیدا ہوا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار والنٹیروں نے اپنا نام لکھایا اور باقاعدہ فوج بھی بہت بڑھ گئی سنہ ۱۸۰۳ء میں بجائے کنسلیٹ کے فرانس میں شاہی حکومت قائم ہوئی بہت بڑی اکثریت رائے استطون تھی کہ ملک کا سردار شہنشاہ کے لقب سے ملقب ہو چنانچہ اسکے نپولین مجوز فیائش کے اکتوبر دسمبر سنہ ۱۸۰۴ء میں تخت نشین ہوا اسوقت ملک کی فوجی قوت زیادہ قوی ہوگئی ان ممتاز فوجی سرداروں کی ایک نئی جماعت اسلئے بنائی گئی۔ انہیں میں سے فوجی افسر تخت کے گرد کھڑے ہونے کے لئے منتخب ہوتے ایک اختیاری فوج بھی مستعد ہوا جس میں جنرل اور عام سپاہی جسکے اپنی بہادری سے امتیاز حاصل کیا ہو یہ لیگیان داخل ہو سکتے تھے یہی ان فوجی معاملات میں سے تھا جو زمانے سے صاف معلوم ہوتا تھا سنہ ۱۸۰۵ء ملحاظ شوروشغب کے قابل یادگار ہوگا ۔

اس میں ہمیشہ شک رہیگا کہ آیا نپولین نے حقیقت میں انگلینڈ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ اصلی محل حملہ سے خیال بہکانے کے لئے یہ ضرور دھمکی تھی۔ لیکن پٹ نے اس میں پورا یقین کر لیا اور کسی طرح نہ سنا اسکے ایک پارلیمنٹ کے متعلق نے اسکو ایک نامہ نگار کی چٹھی آنے کی خبر دی جس میں لکھا تھا۔ کہ فوجیں دریائے رائین کی سرحد پر کٹھی ہو رہی ہیں وزیر اعظم نے کہا تب تمہارا نامہ نگار بہت بد خواہ ہے لیکن یہ بہت جلد یکایک بے شبہ دور ہو گیا اخیر اگست میں شہنشاہ نے اپنے کیمپ کو توڑ دیا اور اپنے لشکر بحال کو بہت جلد فرانس کے پار لے گیا اور ان فوجوں کے ساتھ جانا جو اسکے سرداروں نے جمع کی تھیں اور تین لاکھ فوج لیکر جنوبی جرمنی پر چڑھ گیا۔

نپولین نے ان کو بیخبر آدبایا ورٹم برگ اور بیڈن کے صلح کرتے ہی پڑی اس نے جلدی سے کوچ کر کے آسٹریا کے جرنیل ماک کی فوج کو الم کے نزدیک

بالکل ٹھہر گیا۔ جنرل ماک مع تمام اپنی فوج کے اسکا مطیع ہو گیا اور مقام الم آسی تحت میں آگیا۔ اسکے بعد اس نے وائنا کو کوچ کیا جس نے سوائے اسکے اور کچھ علاج نہ دیکھکر فرڈیننڈ کو نپولین کے حوالے کرے اور اسے اندر بلا آنے دے اس اثنا میں اسکی بڑی بڑی فوج میدان کارزار میں آرہی تھی نپولین کو لڑائی کیواسطے جگہ پسند کرنیکا بڑا شوق تھا۔ اس نے وار الریاست برن کے پاس مراد یا میں ایک ہی جگہ اختیار کی اور دوسری دسمبر کو یہاں آسٹریا لیشس کی مشہور جنگ ہوئی اس فتح میں جو نپولین کی تمام پچھلی فتوحات کو مات کر دیا۔ پندرہ ہزار قیدی اور ستو توپیں اسکے ہاتھ میں آئیں۔ آسٹریا لاچار ہو گیا اور صلح کرنیکو اسلئے مجبور ہوا اور اسکی زبکلوسی گھبراہٹ میں پس پا ہونا پڑا۔ کہ کچھ مدت تک پھر جمع نہ ہو سکے عہدنامہ پریسبرگ سے جو ۲۶ دسمبر کو وقوع میں آیا آسٹریا کی طاقت ٹوٹ گئی اور شاہنشاہ فرانس بذات خود نپولین کی ملاقات کو لشکر میں آیا۔ اور برا عظم کا پنج مقدر ہو گیا۔ اسطرح جنگ کا خاتمہ ہوا اور فتح عظیم شاہنشاہ کے نام رہی ۔

لیکن ان سب باتوں سے زیادہ قابل غور یہ بات ہے کہ ماہ دسمبر کی اکتیس تاریخ کو اسی دن جبکہ جنرل ماک الم کے نزدیک گرفتار ہوا تھا نیلسن کے نزدیک نپولین گرپر نیلسن نے فرانس اور سپین کے جہازوں پر حملہ کیا ہر ایک انگریز اس کہانی سے واقف ہے اور اس فتح سے جو نیلسن نے اپنی جان دیکر حاصل کی فرانسیسیوں کو نہ صرف شکست ہوئی بلکہ ان کے تمام جہازوں کا بیڑا عادت اور نیست و نابود ہو گیا اس دن سے لیکر لڑائی کے بعد دس سال تک فرانسیسی انگریزوں کے ساتھ بحری لڑائی لڑنے کے قابل نہ رہے تھے کسی شخص نے نپولین کی طاقت کی نسبت یہ ٹھیک کہا ہے کہ یہ جنات کی اس طاقت سے مشابہت رکھتی تھی جو بہتی ہوئی ندی کے مقابلہ میں بالکل [illegible] خشکی پر طاقتور ہی میں اسکا نام بہت مشہور تھا۔

حالانکہ فرانس تمام برعظم میں فتوحات حاصل کرتا تھا۔ اسکے جہاز بندرگاہوں میں چھپے رہتے تھے ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ میں انگریزی بحری چور مارے ڈر کے بھاگے پھرتے تھے انگریزوں کو دریاسے سمندر پر بھی بڑی فتوحات حاصل ہوئیں تھیں لیکن ٹریفالگر پر سب سے بھی بڑھکر فتح نصیب ہوئی اور اگر نپولین خیال کرتا تو اس سے اسکو یہ سبق مل سکتا تھا کہ وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا ۔

۴ جینا۔ ایلو۔ فریڈلینڈ۔ ٹیلیٹ کی فتوحات

۱۸۰۶ء میں ان بڑی بڑی فتوحات حاصل کرنیکے بعد نپولین کو صرف پرشیا کی خموشی کھٹکتی تھی اس ریاست نے ایک بڑی نالائق حرکت یہ کی کہ جب لڑائی ہو رہی تھی تو اس نے ہینوور پر لینے کے لالچ میں آکر اپنے آپ کو علیحدہ رکھا۔ اور کسی کا ساتھ نہ دیا جب آسٹریا مغلوب ہو چکا تھا اور پرشیا کے ساتھ کچھ مدت تک لڑائی بند کر دی گئی تھی تو نپولین نے اسکے ساتھ دوستی پیدا کرنے کا میلان بالکل ظاہر نہ کیا کیونکہ یہ اسکے کمزور اور شکی بادشاہ سے دلی نفرت رکھتا تھا۔ آسٹرلیس کی شکست سے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اتحاد ٹوٹ گیا۔ ایک دفعہ پٹ نے اور اسکی کوشش کی کہ فرانس کے ساتھ صلح کی جائے پٹ صاحب کا دل ٹوٹ گیا اور وہ ماہ فروری ۱۸۰۶ء میں مر گیا اور اسکے بڑے مصرنے بھی چند مہینوں کے بعد اسکا ساتھ دیا اس خط و کتابت سے جو جاری ہوئی پرشیا کو معلوم ہوا کہ فرانس انگلستان کو ہنوز دینے پر راضی ہو گیا ہے آخر کار اسکی آنکھیں کھلیں اور قومی پارٹی نے جو کچھ مدت سے سپاہ وغیرہ جمع کر رہی تھی آخر کار لڑائی کا اعلان دیا انگلستان تو ہمیشہ ایک طاقت کا فرانس کے مقابلہ میں ساتھ دینے کو تیار رہتا فقط پرشیا سے صلح کرلی اسکے اور سویڈن کے ساتھ اب اس نے

چوتھا گنجا دیا پرشیا کی فوج تعداد میں بہت تھی لیکن افسر اچھے نہ تھے پرانے زمانے کے تھے اور ان کے پرانے خیالات کا نپولین مضحکہ کیا کرتا تھا۔ اور جب اسکو معلوم ہوتا کہ یہ میرے حملہ کی پیشانی پر امید لگائے بیٹھے ہیں تو طنز سے کہا کرتا تھا کہ یہ بوڑھے بیوقوف بڑی بھاری غلطی کر رہے ہیں بلوچر کی نسبت جوان میں سب سے زیادہ فائق تھا یہ کہا کہ وہ بڑا بہادر اور حملہ کرنے والا سپاہی ہے وہ ساند گیٹ طرح اندھا دھند حملہ کرتا تھا اور کچھ خوف و خطر نہیں کرتا لیکن جرنیل کے اوصاف اس میں بالکل پائے نہیں جاتے جو دتاریخ کو نپولین کے مقام جینا پر سٹرڈیٹ پر لوپرسٹ نے فتح پائی اس منحوس دن میں پرشیا کے پچاس ہزار آدمی مارے گئے اور اس سے بڑھکر کونسی مصیبت ہو سکتی ہے تمام ملک میں ہل چل مچگئی اس کا باعث یہ تھا کہ گورنمنٹ سے رعیت خوش نہ تھی بڑے بڑے مضبوط قلعے بغیر کسی مقابلہ کے فرانسیسیوں کے ہاتھ آئے بڑی بڑی جرار فوجوں نے اپنے آپ ہتھیار ڈال دیئے ظفر مند نپولین برلن میں داخل ہوا اب اس کو صرف روس کا مقابلہ کرنا باقی تھا ۱۸۰۷ء میں ختم ہوا اور بادشاہت کو بڑی شان و شوکت نصیب ہوئی فرانس کے لوگ شان و شوکت کے نشہ میں آکر ان فتوحات کے خرچ پر کسی قسم کی شکایت نہیں کرتے تھے اگرچہ بہت سے گھروں میں بھائی بیٹوں والدوں کی موت نے ماتمی لباس پہنا دیا تھا جو کہ لڑائی میں مارے گئے تھے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نپولین اور اسکی بیوی دونوں پیدل سیر کر رہے تھے رستے میں ان کو ایک گنوار کی عورت ملی نپولین نے اس سے پوچھا کہ تو کہاں جاتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ شہنشاہ کے دیکھنے کے واسطے جو اس رستہ سے گذرنے والا ہے نپولین نے کہا تم اسکو کیوں دیکھنا چاہتی ہو تمنے کیا کیا ایک مظالم کے بدلے دوسرا ظالم تبدیل کر لیا پہلے پورپوں تھا اب فرانسیسی

دام تخت ... نپولین ہمارا بادشاہ ہے بوربون امیر ...
... نے یہ تصدیق کرنے کے بعد کہا کہ اس بات سے کل
معاملات ... ہو سکتا ہے

روس کے زخم اسٹرلٹز کے تلواروں کے اسوقت مندمل ہو چکے تھے اور ۱۸۰۷ء کی لڑائی جو کہ مشرقی پرشیا کے میدانوں میں سال نو کے ساتھ شروع ہوئی رانا گلنز کی افواج سے بڑھ گئی۔ روسی دشمن کی جہالت اور دلیری مقام ایلین پر دونوں کی پہلی توڑ لڑائی میں ظاہر ہو گئی جس میں تین ہزار آدمی قتل اور ۵۰۰۰ قید ہوئے اس خوفناک لڑائی کے بعد بھی روسی سامانی نے آ دبایا لیکن ۴ جون یعنی مرینگو کی ساتویں سالانہ جشن کے دن دوسری دفعہ پھر نپولین کو فتح نصیب ہوئی اور الگرینڈر نے اب صلح کی درخواست کی۔ ٹلسٹ کے عہد نامہ سے پرشیا کی تیسری درجہ کی طاقت رہ گئی اور اس سے روس کو کچھ ضرر نہ پہنچا۔ نپولین نے شاہنشاہ روس سے رابطہ اتحاد مضبوط کرنا نہایت مفید سمجھا۔ اور جانا کہ اسکی فتوحات مشرقی ملکوں میں مدد دیگا۔ کیونکہ بادشاہ پرشیا سے دلی نفرت رکھتا تھا مگر ظاہر نہ ہونے دیتا تھا اس نے روسی سپاہیوں کی خوبی۔ ان کی بڑی فرماں برداری ان کی حلم و بردباری کو فوراً معلوم کر لیا۔ اس نے سکندر سے کہا میرے سپاہی ایسے بہادر ہیں کہ دنیا میں اگر ہونگے تو ایسے ہی ہونگے۔ لیکن اپنی حالت پر قحط کر دینے بہت عادی ہیں اگر ان میں روسیلوں کی سی ثابت قدمی اور ترتیب پذیری ہوتی تو دنیا کی فتوحات انہیں کچھ دشوار نہ ہوتیں

نپولین کا عروج اور اسکی غلطیاں

(۱) اس شاہنشاہ کی طاقت کا سب سے اعلےٰ درجہ کا زمانہ سمجھنا چاہیے

تین سال تک اس نے براعظم یورپ کی تین بڑی طاقتوں [illegible] رشیا پر شیا کو بڑا تنگ کیا اور آخر کار ان کو صلح [illegible] یورپ میں اسکی مرضی سب سے طاقتور سمجھی جاتی تھی۔ اس کے وہ درجہ اور رتبہ حاصل کیا جو کبھی خوش قسمت سپاہی کو نصیب نہیں ہوا تھا۔ اس نے اپنے رشتہ داروں کو بادشاہ بنا دیا تھا اور وہ جت کی طرح تخت پر بیٹھے تھے کیونکہ ان کو بالکل شاہنشاہ کی مرضی کے موافق کام کرنا پڑتا تھا نوسین طرفدار سلطنت جمہوری چونکہ خاندان میں سے بڑا مستقل مزاج آدمی تھا اپنے شاہی بھائی سے جھگڑ پڑا۔ اور اس طریقہ سے اپنے دل کی باتیں اس نے کہہ ڈالیں کہ نپولین برداشت نکر سکا۔ بادشاہ نے ہزرف لوئی۔ اور نیز جیرم کو جن کو وہ حقارت اور بدزبانی سے پاجی پکارا کرتا تھا سلطنتوں کے مالک بنا دیئے جوزف کے حصہ میں نیپلز آیا بعد ازاں وہ سپین کو تبدیل کر دیا گیا لوئی کو ہالینڈ اور ریسین کو بادشاہ بنا دیا کیونکہ کو ویسٹ فلیا کی سلطنت دی جو بدقسمت بادشاہ پرشیا کے ملک سے کر گسوٹ بنائی گئی تھی۔ اس تقسیم تخت و تاج کیوقت نپولین نے اپنے سالہ سوات اور سوتیلے بیٹے روگئے بوہرنیس کو بھی فراموش نہ کیا مگر یہ شاہنشاہ نے بڑی بھاری غلطی کی؛

اس کا ایک اصول یہ تھا کہ حقدار کو ترقی دی جائے اور خاندانی دعووں پر بالکل خیال نہ کیا جائے جہاں اس نے ایک برخلاف کام کیا کہ جوزف جیسے غافل اور مورو جیسے تیز مزاج اور سرکس کو ایسے ایسے اعلے مرتبوں پر سرفراز کیا جنکے واسطے بڑے بڑے عالی دماغ اور دانا آدمیوں کی ضرورت تھی چونکہ یہ اسکے رشتہ دار تھے اسواسطے اب اسکا نتیجہ برخلاف ہوا اور وہ ایسے ایسے کاموں کا مجرم تھا کہ اسکے دشمنوں نے اسکو نقصان پہنچانے کی غرض سے ان سے بڑا فائدہ اٹھایا ڈیوک آف

رہبیئر کو جو اس شہر دوست تھا اس نے خلاف ضابطہ گرفتار کر کے جیل کوٹھری میں بالکل بیقاعدہ اور ناقص تحقیقات کی اور اسکو دو سنس کی کھائی میں گولی سے مار ڈالا گیا۔ اس طرح ایک بادشست کتب فروش کو بھی جسکا نام پام تھا ایک مضمون بغاوت کا پھیلانے تقسیم کرنے کی وجہ سے قتل کرا دیا۔

زبردستی جو سپاہی بھرتی کرنے سے فرانس کے لوگ بہت تنگ آ گئے تھے چونکہ جرمنی سے بطور مدد کے بہت سا روپیہ زبردستی لایا گیا تھا اسواسطے لوگوں کے دلوں میں خفیہ قہر و غصہ کے خیالات پیدا ہو گئے تھے۔ ظاہراً تو سب کچھ جمتا ہوا اور ہر جگہ اپنا سکہ بہا ہوا معلوم دیتا تھا لیکن اس تمام شان و شوکت کی بنیاد پائدار اور مضبوط نہیں تھی۔

شاہنشاہ نے جو حرص و ہوس کی وجہ سے سپین کے ملکی معاملات میں دخل دیا۔ بڑی بڑی تکلیفیں پیش آئیں جن سے کبھی رہائی نہ ملی اپنے ملک طول طویل لڑائی میں سلطنت سے مال تلف اور ہر قسم کا ساز و سامان متواتر ضبط ہو گیا اور ہنوز یہ لڑائی ہو رہی تھی اور جنگی و انگلش کی مستقل شاہی سے تنگ اور سخت گیری سے بالکل اور چکنا چور تھے کہ ایک اور وقت اور مقابلہ پیش آیا اور ۱۸۰۹ء کی لڑائی میں ایک دفعہ اور شہنشاہ کا اپنی سپاہ دریائے ڈینوب کیطرف آسٹریا کی فوجوں کے مقابلہ میں لے جانی پڑی اگر وہ مغرور اور بے پرواہ نہ ہوتا تو ۱۸۰۸ء کی لڑائی سے بادشاہ کو فکر اور غور کے سبق ملتے وہ فوجیں جنہوں نے اسوقت اسکا مقابلہ کیا ان کے دل میں ایک نیا جوش بھرا ہوا تھا کیونکہ آسٹریا کا بادشاہ جو سب سے مطلق العنان بادشاہ ہے اپنی سپاہ کے مردوں کو جادوگر کیطرح ایک ایسے لفظ سے جوش میں لے آیا جسکا کبھی اسکی زبان پر نہیں لاتے تھے اور وہ لفظ آزادی تھا۔ آسٹریا کے لوگوں کے دلوں میں سپاہ فاتح کی لاف زنی اور مرنیکو

آسٹریا نے اٹلی کی فاتحوں کی گستاخی سے غصہ کی آگ بھڑک اٹھی تھی اور انہوں نے یہ کہکر کہ لڑائی قومی لڑائی ہے اور ایک اجنبی قوم کے برخلاف جو کہ زبردستی ہمارے ملک پر قبضہ کرکے حکومت کرنی چاہتی ہے لوگوں کے دلوں میں جوش پیدا کر دیا اس سے انہوں نے دشمن کے کام میں بڑی مشکل ڈالدی۔ دیکھ بھیشہ آرچ ڈیوک چارلس نے آسٹرین اور اسٹلین پر ایسی کوشش اور سختی سے فرانسیسیوں پر حملہ کیا کہ تمام یورپ دنگ ہوگیا اور حملہ کر نیوالوں کے ۱۱۰۰۰ آدمی مارے گئے اور تیس ہزار زخمی ہوئے اور رانش سنٹر بھی اس جنگ میں قتل ہوا۔ نقصان دونوں طرف کا بڑا بھاری ہوا اور چھ ہفتہ کی مہلت میں نپولین کی اسقدر مدد آپہنچی کہ وہ دوبارہ جنگ کی لڑائی لڑنے کیلئے آمادہ ہوگیا جس سے آسٹریا پھر اسکے قبضہ میں آگیا اور عہدنامہ ویانا میں شاہنشاہ فرانسیس کو پھر ظالم سپاہی کے حکم کی تابعداری کرنی پڑی نپولین جسکو القاب کا زیادہ شوق اور لوگوں کا پسندیدہ سمجھنا چاہیے قوم کی وفاداری کا احسان مند تھا اب اس نے شادی کرنے کے ذریعہ سے آسٹریا کے شاہی خاندان سے رابطہ پیدا کرکے اپنے تخت کو مستحکم اور جما حاصل کرنیکی کوشش کی اس نے جوزف این کو طلاق دیدیا جس سے کوئی بال بچہ پیدا نہیں ہوا تھا اور ۱۸۱۰ء میں میریولیسا سے جو شاہنشاہ فرانسیس کی لڑکی تھی شادی کرلی۔ دوسرے سال اسکی تخت نشینی کا مثل امید ایک لڑکے کی پیدائش کا پھل لایا جسکو گہوارہ کے اندر ہی شاہ روم کا خطاب دیا گیا؟

روس کیساتھ لڑائی

اور مصیبت و تباہی

نپولین کے حکم سے انگلستان پر تمام یورپ کے بندرگاہ بالکل بند کردیئے

گئے تاکہ اسکے تجارت کاروبار یکسر برباد ہو جائیں اور اسی ستم کے واسطے پر انگلستان کی مخالفت پر سخت عملدرآمد ہوا روس کو اسکی بڑی منڈی بند کرنے سے سخت نقصان پہنچا اور تینوں ملکوں میں انگلینڈ سویڈن کی کوشش سے صلح ہوگئی نپولین کو جسکو انگلینڈ کی صداقت پر بڑا بھروسہ تھا بہت غصہ آیا اس نے روس کے برخلاف لڑائی شروع کردی اور اسے غصہ کے ایسی مہم پر آمادہ ہوا جو اسکی تباہی کا باعث ہوئی یعنی زار روس کے برخلاف لڑائی ماسکو پر چڑھائی یورپ نے کبھی ایسی سپاہ نہیں دیکھی تھی جو نپولین ۱۸۱۲ء میں روس کے برخلاف لیگیا تھا اس سپاہ کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ نپولین نے یورپ میں کیا فتحیابی کی تھی پانچ لاکھ جنگی آدمی اور بارہ ہزار توپیں تھیں ماجرن کے آخر اسے دریائے کی سرحدی کو عبور کیا اور ہر ایک ماتحت ریاست اپنا اپنا حصہ دینے کے واسطے مجبور کی گئی سلطنت پرشیا نے بیس ہزار آسٹریا نے تیس ہزار پولینڈ نے ساٹھ ہزار آدمی فرانسیسی فوج میں اضافہ کئے اور آسٹریا پرشیا کے بادشاہ مع دیگر چھوٹے چھوٹے شاہزادگان وشاہاں کے دربار ڈریسڈن میں حاضر ہوئے چنانچہ اس نے یہاں اپنا شاہی دربار کیا پھر اس مہم پر روانہ ہوا جو اسکی بربادی کا باعث ہے بادشاہ پہلے اسکے ایسے مطیع اور تابع فرمان کبھی نہیں ہوتے تھے پہلے کبھی اس نے اپنے دوست تالی نقال کو چند بادشاہوں کے سامنے باجا بجانے کے لئے مقام ارفرٹ میں بلایا تھا اسوقت بھی اسکو پھر بلانا چاہتے تھا اسلئے کہ کبھی پہلے یورپ کے بادشاہ اسکے ایسے فرمانبردار اور حقیر پرتے نہیں تھے جیسے کہ اس وقت تھے شاہنشاہ کی تجویز یہ تھی کہ روس سے جھٹ پٹ کوچ کرکے دشمن سے جا بھڑے اور پھر روس کے ساتھ صلح کرے جیسا کہ اس نے آسٹریا اور پرشیا کی دارالحکومت میں کیا تھا روس کی یہ تجویز تھی کہ جہاں تک ہو

سکے لڑائی سے پیچھے اور جب آگے بڑھے تو خود پیچھے ہٹ جائیں اور ملک کے اندرونی حصہ میں لے آئیں یہاں اُس بے انتہا فوج کو چارہ اور خوراک کچھ نہیں ملیگا۔ اسکے بعد موسم سرما آجائیگا زار نکولس بعد میں کہا کرتا تھا کہ اسکی دو بہادر سپاہی جن پر اسے بڑا بھروسا تھا ایک جنوری۔ دوسرا فروری چنانچہ فرانسیسی آگے بڑھے اور ان کے دشمن پیچھے ہٹ گئے اور جو کچھ رسد اسلحہ سے اکٹھا کر سکتا تھا لوزیادتی تعداد دیکھا نے اسکے کہ ان کو فائدہ پہنچائے باعث تکلیف ہو گئی ۔

روسی سپاہیوں نے اپنے جرنیلوں کی سپاہیانہ تدابیر کو دیکھ کر یہ آواز بلند دشمن پر جنگ کا حکم بولدیا اور آخر کار باغی ہو بیٹھے اور جس بڑا تر اور خوشی کے نعروں سے اپنے افسروں کا استقبال کیا کرتے تھے سب بالائے طاق رکھدیا چنانچہ مقام سمولنسکیں پر مقابلہ ہوا۔ جس میں فرانسیسیوں کو ظفریابی نصیب تو ہوئی۔ لیکن نقصان بہت ہوا اور پھر دشمن بھاگ نکلا اور فرانسیسیوں نے تعاقب کیا ۔ ستمبر کو جب تند مزاج جنرل کٹوسٹاف نے بارکلے ڈے ٹولی سے فوج کا کمان کیا مقام بورڈینا پر دارالخلافت کی محافظت کیلئے آخری جنگ ہوئی یہ جنگ جنگ ایلیں سے بھی زیادہ خونناک تھی اور تمام روز دریائے ماسکو کے کناروں پر ہوتی رہی نپولین کیطرف سے ۲۰۰۰۰ آدمی مارے گئے جب ماسکو کے چمکدار گنبد دور سے نظر آنے لگے تو سپاہیوں نے خوشی کے نعرے مارے۔ نپولین بھی اس نظارہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ معرکہ ہو گیا ہے۔

ظفریاب فوج ایک اجڑے ہوئے شہر میں داخل ہوئی گلی کوچوں میں آدمی کا نشان نہ تھا۔ گھروں میں بیشمار مال و اسباب کثرت سے پڑا ہوا تھا۔ لیکن مالک کوئی نظر نہیں آتا تھا صرف خستہ حال بدبخت چور چاپ اپنے بچاؤ کے واسطے کوچوں کے کونوں میں چھپے پھرتے تھے

اور فوج کے آگے بھاگتے تھے نپولین کو ٹیلے میں اترتا اور فوج کو چڑھ میں پھرا دیتی تھی۔ اس وقت بہت جگہ آگ لگ گئی پہلے تو اسکی یہ کہا جاتا تھا کہ اتفاق سے لگ گئی مگر چند قتنہ انگیز آدمیوں کو گرفتار کیا تو انہوں نے صاف کہدیا کہ ان کو ایسا کرنے کے لئے حاکم شہر نے حکم دیا تھا۔ نام حاکم کا راسلپچین ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ دشمن کے تباہ کرنے میں کیسے متعصب اور سرگرم تھے۔ ماسکو قدیمی دار الخلافہ جہاں صدیوں کے شاہی خزانے تھے۔ اور جس میں تین لاکھ آدمی آباد تھے دشمن کے تباہ کرنیکیواسطے ویران کیا جاتا تھا جس نے روس کی مقدس زمین کو ناپاک کرنیکی کوشش کی تھی شاہنشاہ خود اس سے بھاگ گیا۔ اور اسے خوف ہوگیا اور دہمنیں سے میدان کھٹ کر نکل سنجائے جب آگ نے اپنے آپ سب چیزوں کو جلا کر خاک ہوگئی۔ تو سپاہی پھر اس بربادی میں پیرے ڈالنے کے لئے داخل ہوئے رشک اور بیوصلگی ان میں پھیلنی شروع ہوگئی تھی۔

نپولین نے الگزینڈر کو لکھا کہ میں آپ کو ابتک اپنا دوست سمجھتا ہوں اور میری بڑی آرزو یہ ہے کہ صلح ہو جائے لیکن کاریرداز اں چنگا نے جن کے ہاتھ میں وہ نرم اور کم حوصلہ زار تھا بڑی سختی سے جواب دیا کہ کسی فرانسیسی سپاہی سے جب تک وہ روسی زمین میں ہے کسی قسم کا عہد و پیمان نہیں کیا جائیگا۔

موقعہ بڑا نازک تھا۔ شاہنشاہ کو پیرس سے کچھ نہیں آئی تھی انکا یہ خوف بیوجہ نہ تھا جیسا کہ نتیجہ سے ثابت ہوا کہ اسکے دشمن اسکی غیر حاضری میں اسکی سلطنت کو تہ و بالا کر دیں اسکی سپاہ کے پاس موسم سرما کے کپڑے نہیں تھے اور سامان مہیا کرنا بڑا مشکل تھا۔ پس جب کچھ عرصہ تک کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ تو ناچار الٹا پھرا۔ شاہنشاہ نے نایوسی سے کہا کہ یہ لڑائی

کسی لڑائی سے مشابہت نہیں رکھتی ہے اور فرانس میں صرف فوج سے مقابلہ کرنا پڑا تھا یہاں تمام قوم کو فتح کرنا ہے

اس واپسی کی مصیبت ناک کہانی ان آدمیوں نے سینکڑوں دفعہ بیان کی ہے جنہوں نے خود اسوقت بڑی بڑی مصیبتیں اٹھائی تھیں کوئی ذکر دنیا کی تاریخ میں جس میں انسانی تکالیف کا اس سفر کی مصیبتوں سے فائق نہیں ہے یہ سفر بیحد برف پوش میدانوں میں سے کرنا تھا دراں حالیکہ تعاقب کرنے والی فوج کا خون لگا ہوا تھا جو بدلا لینے کے واسطے جوش میں بھری ہوئی چلی آرہی تھی اور لوٹ مار کرنے والے سپاہی تیزہ اور پستول لیکر دروں کی حدوں پر گھومتے اور جب کبھی ان کو کوئی ٹکڑا ملتا تھا جو ماری بھوک یا فاقہ کے اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ بڑی بے رحمی سے قتل کر ڈالتے تھے خستہ دل فاقہ کے مارے ہوئے پھٹے پرانے بدن پر پہنے ہوئے رات کو جاڑے کے مارے نہیں سوتے تھے اور ضروری آرام کے واسطے دن کو مقام نہیں کرتے تھے کیونکہ خونخوار کا شتک ان کے گرد گھومتے اور منڈلاتے پھرتے تھے۔ اور وہ خستہ و ماندہ چوپایہ کی طرح جگہ جگہ پر ٹھوکریں کھاتے تھے یہاں تک کہ قواعد کے تمام انتظام جاتے رہے اور وحشیانہ خود غرضی سے جو مصیبت سے پیدا ہوگئی تھی۔ سپاہیوں نے اپنے افسروں کو آگ مشعلی کے پاس سے نکالدیا اور فاقہ زدہ کبھی فطرت آمیز پیٹ پرانے کپڑوں کیواسطے لڑتے تھے۔ جاڑے کا خاص ذریعہ تھا۔ دریائے بریشیا پر تعاقب کرنیوالی فوج نے ان کو آلیا اور ہزار ہا آدمی نیم بسمل بستہ میں تباہ ہوگئے اور مرگ پانچویں ستمبر کو نپولین خود فوج کو چھوڑ بھاگ گیا اور وہ جرنیلوں کے ہم رکاب پیرس کیطرف بڑھ رہا تھا اور واسمار وانہ ہوا۔ باقی مصیبت زدہ فوج نے دریائے بلینا میں پہنچکر تھوڑا سا آرام لیا اور اسکے بعد دریائے نیمن کو

کو عبور کرنے کے واسطے جلدی سے کوچ کیا۔ شیر بنڈوتے جو بغاوت کا سرغنہ تھا جس نے ہر ایک پارٹی کی باری باری سے طرفداری کی اور ان کو دھوکہ دیکر دشمن کے حوالہ کیا اس مصیبت کا اندازہ لگا اور کہا کہ ابھی تو سم اللہ ہے

۱۸۱۳ء تمام یورپ فرانس کے برخلاف ہوگیا

(۱) معاونین و اہل مشورہ نے فوراً یہ منظور کر لیا کہ حملہ کی لڑائی کے واسطے فوج جمع کی جاوے اور فوج کی تعداد آٹھ لاکھ ہر ایک تجویز کے مطابق سے کہیں زیادہ سخت اور قومی فوج حسب ضرورت بھرتی کی گئی لیکن ۱۸۱۲ء کی سپاہ سال گذشتہ کی فوج جیسا دروں کیطرح نہیں تھی یہ نئی سپاہی دلیر تھے۔ اور ہر ایک قسم کے خوف کا مقابلہ کرنے کے واسطے ہر ایک وقت تیار تھے ان کے دلوں میں حب الوطنی کا جوش بھی بھرا ہوا تھا لیکن ان میں بہت سے کم عمر لڑکے تھے جو طاقت جنگ بالکل نہیں رکھتے تھے ایسی حالت میں انتخاب کیسا۔ ہر شخص جو بندوق اٹھا سکتا تھا بھرتی کر لیا گیا۔ تمام یوروپ کو اس عظیم الشان سپاہی کی ہزیمت معلوم ہوگئی جسکو لوگ اب تک ناقابل شکست خیال کرتے تھے پرشیا اور آسٹریا دونوں کی فوجیں دشمن کے ساتھ مل گئیں۔ اور پرشیا کے لوگوں نے باغی ہو کر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا۔ ہزارہا نوجوان آدمی بھرتی ہونے کے واسطے آئے تاکہ ملک کی آزادی کیواسطے لڑیں۔ فوج بھرتی کرنیکیواسطے روپیہ اور جواہرات کی مدد ہر طرف سے آنے لگی ایک عام جوش ملک میں پھیل رہا تھا۔ نپولین کو اپنے ملک کیواسطے جان دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ یہ چھٹا مقابلہ تھا جو فرانس کے ساتھ کیا گیا۔ اس دفعہ بھی انگلستان نے روپیہ کی بہت زیر باری اٹھائی۔

(۲) نپولین نے بڑے خوف کے مقابلہ میں بڑی دلیری اور مستقل مزاجی

ظاہر کی مقام وٹ فرو پہنچا سے فتح پائی جس سے اسکی بڑی ناموری ہوئی اسکے بعد اس نے وڑسٹن پر قبضہ کر لیا اور سکسنی کے بادشاہ نے اسکے ساتھ صلح کرنیکا سلسلہ جنبانی شروع کر دی یہ دیکھکر کہ ابھی تک اسمیں ملک فتح کرنیکے جان باقی ہے اسکے دشمن دنگ ہو گئے مہلت جنگ اور پریس میں ایک کمیٹی مقرر ہوئے جسکا ظاہرا منشا صلح کرنیکا تھا ان کو اپنی کمی اور ضروریات پورا کرنیکا موقع مل گیا اور آسٹریا کا بادشاہ ان کے ساتھ آملا جب کمیٹی ہو چکی اور لڑائی شروع ہوئی آسٹریا پرشیا کے ساتھ مل گیا تو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ صرف خوش قسمتی اور کسیقدر واقفیت فنون جنگ نپولین کی تباہی کا باعث ہو گی ایک دفعہ اس نے اپنے دشمنوں کو کاموڑسٹن پر شکست دی یہاں موریو مارا گیا جو شرم کے مارے اپنے ملک کے برخلاف روس سے جا ملا تھا۔ لیکن اس اثنا میں نپولین کے جرنیل بڑی بڑی غلطیاں کر رہے تھے۔ سیکنڈرولڈ اور نے دونوں کو شکست ہوئی۔ ویسٹر ہم آٹھ ہزار آدمی سمیت قید ہوا۔ اب صرف یہ تدبیر تھی کہ یا واپس ہو جائیں یا عام لڑائی کریں۔ نپولین عام لڑائی پر آمادہ ہو گیا۔ اس عظیم الشان جنگی لڑائی میں اس نے روس پرشیا آسٹریا سویڈن کی ۱۰ لاکھ ستر ہزار فوج سے علاوہ فوج کمک کے ساتھ مقابلہ کیا چودہ تاریخ ۱۸۱۳ تک متواتر بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہیں جن میں فرانسیسیوں نے فتح کیواسطے بڑی کوشش کی لیکن نپولین انیس تاریخ کو عود کرنے پر مجبور ہوا ۱۲۰۰۰ آدمی کا نقصان ہوا۔ جب وہ واپس آرہا تھا تو بور یا والوں نے اسکو راستہ میں روک لیا۔ اس نے بڑی بہادری سے شکست دی لیکن انجام بہت قریب تھا۔

۱۸۱۴ء بے سود کوششیں

روس۔ سویڈن۔ پرشیا۔ آسٹریا کی فوج قریباً ۴ لاکھ ہالنڈ اور ریسے

قائم کے کنارے جمع ہوئی تھیں جب ایسا وقت آگیا تھا کہ کوئے عقاب کے گھونسلہ میں جاکر اس پر حملہ کرنیکی جرات کرتے تھے ۱۸۱۴ء کے شروع میں ایک دفعہ اور غیر ملکوں کی فوجیں فرانس میں خیمہ زن ہوئیں نپولین نے پہلے کبھی ایسے معاملات جنگی میں ذہانت اور دانائی ظاہر نہ کی تھی اور کبھی اسطور پر اہل فرانس نے ثابت نہ کیا تھا کہ ان کی کاگذاری عہدہ داران محکمہ ماتحتی میں کہاں تک بہتر ہو سکتی ہے اس نے شہر کی طرح اس جال کو جو اسکے دشمن پھیلا رہے تھے سخت کوشش سے توڑ ڈالا۔ پرشیا روس۔ آسٹریا کو ایک ایک کرکے مقام چھومبرٹ متوجہ برل۔ جالنوبل پر شکست دی لیکن اسکے حریفوں نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے آپ دشمن سے صلح کرلی۔ سینٹ جو کسی زمانہ میں اسکے ناظم امور تھے۔ اب اسکے برخلاف ہوگئے۔ تالیرانڈ نے خاندان بوربون کے بحال کرنے کے واسطے پہلے سے تجویز کر رکھی تھی جبکہ نپولین جرمنی دشمنوں کی ایک فوج کے ساتھ لڑائی میں مشغول تھا دشمن کی دوسری فوج نے دارالخلافہ کیطرف رُخ کیا اور جب وہ معصومیں کی مدد کیواسطے جلدی واپس آرہا تھا تو راستہ میں اس نے سنا کہ پیرس مطیع ہوگیا اب اس نے سمجھ کر سکار یا تخت سے گیا ہو

ایلبا کا جزیرہ بطور سلطنت چار سو آدمی بطور سپاہ خطاب شاہنشاہی کا بحال رہا اور اسکے مالمانی احتیاجات وغیرہ کیواسطے کسیقدر وظیفہ مگر وہ بھی نہیں یا اور چند دیگر شرائط حسب حال نپولین کو پیش کی گئیں اور جبراً منظور کرائی گئیں نپولین نے فرانس چھوڑ دیا اور لوئی ہشت دلیعہد نے دربوز میں حکومت کرنی شروع کی لوئی بڑا تیک نہاد پاک باطن اور ذلیل آدمی تھا اور اپنے بھائی لوئی شانزدہم سے شکل و رفتار میں بہت ملتا جلتا تھا اس نے کہا میں سلطنت نہیں چاہتا ہوں بلکہ اس حالت میں جس میں وہ لڑائی سے پہلے تھی ہو جائے لیکن جو لوگ بادشاہ کے رکن

تھے وہ بادشاہت سلطنت کے خواہاں تھے انہوں نے فوج کو حقیر جانا اور لعنت ملامت کی اور پرانے افسروں کو جو حملہ آور کے خلاف لڑے تھے موقوف کر دیا انکی جگہ جنیسیوں کو جنہوں نے سرحد کے پرے امن و امان سے سازش کی تھی اور جو کہ اب گروہ کے گروہ بھوکے ٹڈی دل کیطرح پنشن اور عہدے لینے کے واسطے آئے تھے رکھ لیا۔ چند مہینوں کے عرصہ میں انہوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائیں اور ابھی پورا سال بھی نہ گذرنے پایا کہ تخت پیسے کے واسطے آمو جود ہوا ہو

آخری کوشش ناکامیابی تباہی

۱۸۱۵ء واٹرلو کی لڑائی کے باعث صفحہ روزگار پر رہیگا یہ بڑی دلیرانہ کوشش تھی نپولین کیطرح کامیاب نہیں ہو سکتا تھا اور ان ریاستوں نے مسلم ارادہ کر لیا تھا کہ نپولین سے کبھی صلح نہ کریں گے اگر بالفرض فرانسیسی فوج کو ۱۸ جون کو تباہ شکست نہ ہوتی اگر نپولین برو سس اور انگریزوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاتا تو بھی اسکو آسٹریا پرشیا کی فوج کثیر کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑتا اور یہ ممکن سویڈن اور بدر لینڈ سے اسکے غنیم کو برابر کمک پہنچی جاتی۔ چونکہ فرانسیسی کئی سالوں سے برابر جنگی خرچ اٹھانے سے تنگ اور مایوس ہو گئے تھے اسواسطے ایسے موقعوں پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتے تھے۔ پہلے نپولین لوگو نکا بادشاہ تھا۔ اب صرف فوج کا بادشاہ رہ گیا تھا۔ اگر واٹرلو کی لڑائی میں مارا جاتا تو اچھا ہوتا۔ کیونکہ اس نے چھ سال واٹرلو میں حالت قید میں بڑی مصیبت سے کاٹے اور وہاں چھ سال کے عرصہ میں خدا اس نیک مزاج قیدی پر کوئی عزت کا کس بل جو اپنی سوچ و تجویز

ظاہر کرتے میں بڑا مغرور رہتا تھا اور انگریزوں کی عظیم الشان
حکومت پر جس نے اسکو بیشمار چھوٹی چھوٹی بندشوں سے گھیر رکھا تھا اور
نہ اس جنگی گورنر پر جو اسکے ساتھ مجرم سنگین کیطرح سلوک کرتا تھا
یہ بات ضرور تھی کہ وہ خیال اور احتیاط سے کی جاتی اور یہ بات ہرگز
شایاں نہ تھی کہ اسکو جنرل بوناپارٹ سے خطاب کرنا بالکل موقوف کردیا
گیا اور ایک لفظ نپولین کا اس غیر مرد کی قبر کے پتھر پر کندہ نہ کئے جانیکا
حکم وزارت کی سفلگی اور کم ظرفی ظاہر کرتا تھا جس نے کہ یہ حکم بھیجا تھا
کہ کوئی لفظ کسی قسم کا نہ لکھا جائے سوائے منحوس نام جنرل بوناپارٹ
کے۔ اس مصیبت اور تکلیف کے زمانہ دراز میں اس قیدی کو ایک امر
پر غور و فکر کرنیکا موقع مل گیا۔ جو اسکو سرگرم تکلیف اور مصروفیت کے
زمانہ بادشاہت میں نصیب نہیں ہوا تھا۔ اسکو الباہی میں پہلے سے
معاملات کا نتیجہ معلوم ہونے لگا تھا۔ اور کامیابی اور فتح کی فاسد اور
ناپائدار چمک حادثات نے مٹا دی تھی اس نے کہا میں نے تین بڑی بھاری
غلطیاں کیں وہ یہ ہیں ؎

(۱) مجھے اسپین کا ساتھ چھوڑ کر انگلستان کے ساتھ صلح کرلینی چاہئے
تھی ؎

(۲) مجھے پولنڈ کی بادشاہت اسکے اصلی وارثوں کو دیدینی چاہئے تھی
اور ماسکو نہ جانا چاہئے تھا ؎

۳ مجھے ۱۸۱۳ء میں آسٹریا کا عہدنامہ منظور کرلینا چاہئے تھا اور سیرک
اور چند دیگر ملکوں سے دست بردار ہوجانا چاہئے تھا جو میرے کسی کام
کے نہ تھے۔

اس باتکا کافی ثبوت کہ اسکو حالت قید عور و فکر کا موقعہ ملا اسکے

تحریر گلیل سے جو اپنے مذہب عیسائی کی بابت لکھی تھی معلوم ہوتا ہے کہ نپولین نے سمجھ لیا تھا کہ یہ میری اپنی چال چلن کا قصور ہے گو واضح طور پر نہیں نقصان وہ خود پرستی اور خود پسندی نے پیدا کر دیا تھا۔ کہ تمام چیزیں اسکے اردگرد گھومتی ہیں بالکل اس محبت کے جو انجیل کے پندو نصائح کا خلاصہ ہے اس نے صندوق سے انجیل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ وہ روح کبھی گمراہ نہیں ہوگی یہ کتاب جس کی راہبر ہے

نپولین نے پانچویں مئی ۱۸۲۱ء کو وفات پائی ان لوٹے پھوٹے الفاظ سے جو مرتے وقت اسکے منہ سے نکلے اسکے وفادار نگہبان جو اسکے بستر مرگ کے پاس تھے یہ معلوم کر سکے کہ اسکے خیالات فرانس کی زمین کی طرف تھے۔ اسکا فخر اور امید بھی اور اس فوج کیطرف جسکے ذریعہ سے اس نے اتنی لڑائیاں فتح کیں ٹھیک رہی ہیں ان کے ساتھ ہی اسکے کانپتے ہوئے لبوں پر اس خداوند جل جلالہ کا نام آیا جسکے سامنے اس دنیا کے بادشاہوں کی شان و شوکت اس کہانی کی طرح جو ناظرین کو سنائی گئی۔ گذر جاتی ہے ؎

تمام شد

ذخیرۂ صنعت حرفت کامیاب دولتمند بنانیوالی کتابیں حفظ صحت و طب

ذخیرۂ صنعت حرفت وحصہ کتابہ		صنعت عمر چیگ		حفظ صحت و طب	
ذخیرۂ صنعت حرفت وحصہ کتابہ		صنعت عمر چیگ		حفظ صحت و طب	
" " حصہ دوم عہ	مکمل طریقہ تاجر	تاریخ ایران قدیم عہ			
" " حصہ سوم عہ	تربیت الاطباء عہ	تاریخ عجائب عہ	اقوام ڈکی چیگ		
" " حصہ چہارم عہ	سوم بچی خانا عہ	تاریخ افغانستان	بوڑھوں کا چھپانا ۱۲		
" " حصہ پنجم عہ	کلید صنعت	سفرنامہ سیکن عہ			
" " حصہ ششم عہ	حصہ اول	حالات ایران ۶	نادرشہ ۱۲		
" " حصہ ہفتم عہ	بینک کا کام عہ	قوانین عثمانی عہ	سلسلۃ الذہب عہ		
" " حصہ ہشتم عہ	کاغذ سازی ۱۲	تاریخ ایران قدیم عہ	روضۃ الصفا عہ		
چہرہ بیان چاقو بنانا عہ	گنبد چاہ ۱۲	تاریخ عثمانی	رکنیت تنگ		
دباغت ۱۲	آئینہ سازی عہ	تاریخ عثمانی	سیرۃ فتح عہ		
عملی صابون سازی عہ	خوان بنانا ۱۲	فتح الیمن عہ	سفرنامہ عراق عرب عہ		
روشنائی عہ	صابون پالش ۱۲	شرح مقامات حریری	حیات امیر عہ		
وکانی چھپائی ۱۲	رسالہ فوٹوگرافی ۱۲	دیوان بیان چیگ	طالبن ولید عہ		
روشنائی ۱۰	مربہ جات ۱۲	تاریخ اسلام عہ	مفتاح الکلمات		
انشائی ۱۲	چٹیاں	سفرنامہ افغانستان	عجیب و غریب معلومات		
سیمنٹ ۱۲	ڈرکوں کیساتھ	تاریخ اسلام ۱۲	علم ہیئت ۱۲		
جلد و آبداری ۱۲	طریقہ	تاریخ عثمانی	فقہ حنفی ۱۲		
ہر قسم کے روغن وصابن	سلطان فاتح ۱۲	تاریخ تسہیل	نزہۃ الخاطر ۱۲		
مصنوعی دانت لگانا	حیات النبی فرنگی	کشف الستور ۱۲	دنیا کی عجیب چیزیں عہ		
ناخن لگانا	تاریخ کریم	رسالہ عمل ۱۰	کے پرطبقہ رسالہ کی		
سونے کے کام اور ہر قسم کے	تاریخ عثمانی عہ	انیس عہ	خفیہ انجمنوں کے		

نوٹ کا پتہ: [illegible]